الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک05/جون 2009ء

10/جمادی الثانی1430ہجری قمری ❁ 05/احسان 1388ہجری شمسی

شمارہ 23

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تمہیں علم نہیں کہ آج رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان جیسی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔یعنی سُورَۃ اَلْفَلَق اور سُورَۃ اَلنَّاس۔

(صحیح بخاری کتا ب صلوٰ ۃ المسافرین باب قراء ۃ المعوذتین۔ حدیث نمبر 1348)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے

”اور جو خاص طور پر مسیح کے فوت ہوجانے پر آیات بیّنات دلالت کر رہی ہیں کچھ ضروری نہیں کہ ہم ان کو بار بار ذکر کریں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم اس جماعت مرفوعہ سے الگ ہے جو دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوکر خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھائی گئی ہے تو ان میں جو عالم آخرت میں پہنچ گئے ہیں ہرگز شامل نہیں ہوسکتا بلکہ مرنے کے بعد پھر شامل ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ اُن میں جاملا اور بموجب آیت فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِی(الفجر:28) ان فوت شدہ بندوں میں داخل ہوگیا تو پھر انہیں میں سے شمار کیا جاوے گا۔ اور معراج کی حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اُن فوت شدہ نبیوں میں جاملا اور یحیٰ نبی کے پاس اس کو مقام ملا۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ معنے اس آیت کے کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یہ ہوں گے کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلٰی عِبَادِیْ الْمُتَوَفِّیْنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمُلْحِقُکَ بِالصّٰلِحِیْن۔ سو عقلمند کے لئے جو متعصب نہ ہو اسی قدر کافی ہے کہ اگر مسیح زندہ ہی اُٹھایا گیا تو پھر مُردوں میں کیوں جا گھسا؟

ہاں اس قدر ذکر کرنا اَور بھی ضروری ہے کہ جیسے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ آیات ذومعنیین ہیں یہ خیال سراسر فاسد ہے۔ مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسّر اور شارح ہیں۔ اگر یہ بات سچ نہیں کہ مسیح کے حق میں جو یہ آیتیں ہیں کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اور فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ یہ درحقیقت مسیح کی موت پر ہی دلالت کرتی ہیں بلکہ ان کے کوئی اور معنے ہیں تو اس نزاع کا فیصلہ قرآن شریف سے ہی کرانا چاہئے۔ اور اگر قرآن شریف مساوی طور پر کبھی اس لفظ کو موت کے لئے استعمال کرتا ہے اور کبھی ان معنوں کے لئے جو موت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے تو محل متنازعہ فیہ میں مساوی طور پر احتمال رہے گا اور اگر ایک خاص معنے اغلب اور اکثر طور پر مستعملات قرآنی میں سے ہیں تو انہی معنوں کو اس مقام بحث میں ترجیح ہوگی۔ اور اگر قرآن شریف اوّل سے آخر تک اپنے کُل مقامات میں ایک ہی معنوں کو استعمال کرتا ہے تو محل مبحوث فیہ میں بھی یہی قطعی فیصلہ ہوگا کہ جو معنے توفّی کے سارے قرآن شریف میں لئے گئے ہیں وہی معنے اس جگہ بھی مراد ہیں۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن اور بعید از قیاس ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں ایسے تنازع کی جگہ میں جو اس کے علم میں ایک معرکہ کی جگہ ہے ایسے شاذ اور مجہول الفاظ استعمال کرے جو اس کے تمام کلام میں ہرگز استعمال نہیں ہوئے۔ اگر وہ ایسا کرے تو گویا وہ خلق اللہ کو آپ ورطۂ شبہات میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس نے ہرگز ایسا نہیں کیا ہوگا۔ یہ کیوں کر ممکن ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے قرآن کریم کے تیئیس (23) مقام میں ایک لفظ کے ایک ہی معنے مراد لیتا جاوے اور پھر دو مقام میں جو زیادہ تر محتاج صفائی بیان کے تھے کچھ اَور کا اَور مراد لے کر آپ ہی خلق اللہ کو گمراہی میں ڈال دے۔

اب اے ناظرین! آپ پر واضح ہو کہ اس عاجز نے اول سے آخر تک تمام وہ الفاظ جن میں توفّی کا لفظ مختلف صیغوں میں آگیا ہے قرآن شریف میں غور سے دیکھے تو صاف طور سے کھل گیا کہ قرآن کریم میں علاوہ محل متنازعہ فیہ کے یہ لفظ تیئیس جگہ لکھا ہے اور ہر یک جگہ موت اور قبضِ روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جس میں توفّی کا لفظ کسی اور معنے پر استعمال کیا گیا ہو۔ اور وہ یہ ہیں:-

نام سورۃ	الجزو	آیت قرآن کریم
النساء	نمبر 4	حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْت
ال عمران	نمبر3	وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَار
سجدۃ	21	قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ
النساء	4	اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیٓ اَنْفُسِھِمْ
مؤمن	24	فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ
النحل	14	اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیٓ اَنْفُسِھِمْ
النحل	14	تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ
بقر	2	یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ
بقر	2	یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ
انعام	7	تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا
اعراف	8	رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ
اعراف	9	تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ
الانفال	10	اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ
التوبۃ	10	یَتَوَفّٰی
سورۃ محمدؐ	26	فَکَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ
یونس	11	فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
یوسف	13	تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
رعد	13	اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
مومن	24	وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی
مومن	24	اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ
نحل	14	ثُمَّ یَتَوَفّٰکُمْ
حج	17	وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی
زمر	24	اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی
الانعام	7	ھُوَالَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّھَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْہِ

اب ظاہر ہے کہ ان تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے اور دو مؤخر الذکر آیتیں اگرچہ بظاہر نیند سے متعلق ہیں مگر درحقیقت ان دونوں آیتوں میں بھی نیند نہیں مراد لی گئی بلکہ اس جگہ بھی اصل مقصد اور مدعا موت ہے اور یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہی ہے۔ اور جیسی موت میں روح قبض کی جاتی ہے نیند میں بھی روح قبض کی جاتی ہے۔ سو ان دونوں مقامات میں نیند پر توفّی کے لفظ کا اطلاق کرنا ایک استعارہ ہے جو بہ نصب قرینۂ نوم استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صاف لفظوں میں نیند کا ذکر کیا گیا ہے تا ہر ایک شخص سمجھ لیوے کہ اس جگہ تَوَفّٰی سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ مجازی موت مراد ہے جو نیند ہے“۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ 266تا 269)

جو بھی مسیح موعودؑ کی جاری خلافت سے جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات لئے ہوئے ہے اور جماعت سے ٹکرائے گا وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا۔

(خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال کے اختتام پر 27 رمئی 2009ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرحکمت نصائح سے معمور، پُرشوکت، ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب)

خلافت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے پر گزشتہ سال 27 رمئی 2008ء کو ایکسل سینٹر لندن میں منعقدہ ایک خصوصی اجلاس میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت اہم اور تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پُرشوکت خطاب کی صدائے بازگشت ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال کے اختتام پر ایک دفعہ پھر 27 رمئی (2009ء) کو ہی ایک اور عظیم الشان تقریب جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کی صورت میں پیدا ہوئی۔ یہ جلسہ سالانہ قادیان معمول کے مطابق دسمبر 2008ء کے آخر پر ہونا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس میں شمولیت فرمانا تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ اس غرض سے ہندوستان کے دورہ پر تشریف بھی لے گئے تھے لیکن نومبر میں ملکی حالات اچانک ناسازگار ہونے اور کئی قسم کے خطرات کے پیش نظر مشورہ اور دعاؤں کے بعد یہ جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے 25، 26 اور 27 مئی 2009ء کو یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ یوں ایک دفعہ پھر 27 رمئی (یوم خلافت) کے اہم دن نہ صرف اہالیان قادیان کو بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں کو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک غیر معمولی اہمیت کے حامل تاریخی خطاب کے سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس خطاب کے دوران لندن اور قادیان کا سمعی و بصری ذرائع سے دوطرفہ رابطہ تھا اور ہر دو مقامات کے مناظر اور دونوں جگہ سے نعرہ ہائے تکبیر اور درود و سلام کے پاکیزہ نغمات ساری دنیا میں سنے جا رہے تھے۔ اس جلسہ میں باوجود موسم کی گرمی اور شدت کے چھ ہزار سے زائد افراد گیارہ مختلف ممالک سے شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے جو مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے تھے ان کے حوالہ سے تفصیل سے احباب کو نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے لئے اپنی نصرت و تائید کے نظارے دکھاتے ہوئے ترقیات عطا فرما رہا ہے۔ اور دشمن حاسدانہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بھی جماعت کے خلافت مخالفت بازار دن بدن گرم ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دشمن اپنی ناکام کوشش کرتا رہے گا اسے یہ ناکام کوشش کرنے دیں لیکن احمدی اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ حضور انور نے خاص طور پر واقفین زندگی اور جماعت کے عہدیداران کو اور قادیان کے رہنے والوں کو تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آج ہم اپنے نفوس کا تزکیہ نہیں کریں گے تو نئے آنے والوں کی معرفت میں ترقی کا موجب کس طرح ہو سکیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو زمانے کے امام کی طرف پھیرنے کی ہوا چلائی ہے۔ لیکن اس پیغام کو اپنے عملی نمونوں سے پھیلانے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ حضور انور کا ایک گھنٹے سے زائد پر مشتمل یہ خطاب نہایت اہم، بصیرت افروز اور ولولہ انگیز تھا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو گزشتہ سال 27 رمئی کو دہرائے جانے والے اس عہد کی ایک مرتبہ پھر یاددہانی کروائی جو ساری جماعت نے حضور انور کے ساتھ مل کر دہرایا تھا۔ جس میں خلافت احمدیہ سے محبت واطاعت، نظام خلافت کے استحکام اور ساری دنیا میں اسلام احمدیت کی اشاعت کا عزم کیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہر احمدی اس عہد کی دوبارہ جگالی کرے، اپنے جائزے لے اور دیکھے کہ سال بھر میں اس نے اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی کیا کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوشش کی ہے تو دنیا چاہے جتنی مرضی مخالفت میں آگے بڑھے وہ ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ جو بھی مسیح موعودؑ کی جاری خلافت سے جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات لئے ہوئے ہے اور جماعت سے ٹکرائے گا وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا۔

حضور نے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اس بات کی توفیق دے کہ ہم نظام خلافت سے جڑے رہتے ہوئے اسلام واحمدیت کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

فیصل آباد میں معروف احمدی تاجر کا مذہبی منافرت کی بناء پر قتل

پاکستان بھر میں احمدیوں کے خلاف متعصّبانہ کاروائیوں کا سلسلہ جاری ہے حکومت سختی سے نوٹس لے۔ 1984 میں بنائے گئے جماعت احمدیہ کے خلاف امتیازی قوانین کے بعد سے اب تک 100 سے زائد احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ اس سال 2009ء میں احمدیوں کو شہید کرنے کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔

(سلیم الدین۔ ناظر امور عامہ)

ربوہ (پ۔ر) مکرم میاں لئیق احمد صاحب ولد میاں یعقوب احمد صاحب کو کل فیصل آباد میں نامعلوم شرپسندوں نے اپنی دکان واقع منٹگمری بازار سے گھر واقع پیپلز کالونی آتے ہوئے گھر کے قریب کار پر فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا تھا۔ ان کے پیٹ اور سر پر گولیاں لگیں۔

تفصیلات کے مطابق ان کے گھر کے سامنے پہلے سے موجود نامعلوم افراد ایک کرولا کار میں راستہ بلاک کر کے بیٹھے تھے۔ لئیق احمد صاحب اپنی کار ڈرائیو کر کے گھر کے قریب ایک سپیڈ بریکر پر جب آہستہ ہوئے تو یہ مسلح افراد موصوف کی کار کی طرف بڑھے۔ مکرم لئیق احمد صاحب نے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے کار کو بیک کرنا شروع کیا لیکن اسی دوران مسلح افراد نے فائرنگ کر دی۔ ایک گولی ان کے سر میں لگی جس کی وجہ سے کار رک گئی۔ مسلح افراد نے قریب جا کر متعدد فائر کئے جو ان کے بازو اور پیٹ میں لگے۔ فوری طور پر انہیں DHQ ہسپتال پہنچایا گیا جہاں سے انہیں الائیڈ ہسپتال شفٹ کر دیا گیا۔ مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موصوف مورخہ 29-05-2009 صبح 11:30 بجے جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 54 سال تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف شرانگیز کاروائیاں تیزی سے جاری ہیں اور جلتی پر تیل کا کام پنجاب بھر میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی کانفرنسز اور اجتماعات کر رہے ہیں جہاں احمدیوں کے خلاف کارروائیاں کرنے کیلئے لوگوں کو اکسایا جا رہا ہے اور احمدیوں کو سرعام واجب القتل قرار دیا جا رہا ہے۔ جاں بحق ہونے والے میاں لئیق صاحب کے گھر کے قریب ہی کل ایک ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ 1984ء میں بنائے گئے جماعت احمدیہ کے خلاف امتیازی قوانین کے بعد سے اب تک 100 سے زائد احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ اس سال 2009 میں احمدیوں کو شہید کرنے کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد والحاح سے دعا کریں اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو شریروں کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے اور شرپسندوں اور ظالموں کو اپنی گرفت میں لے کر عبرت کا نشان بناوے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب آف چکوال قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہو گئے

مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ اطلاع دیتے ہیں کہ:

مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب آف چکوال کو 21 رمئی 2009ء کو قریبی مدرسہ کے دو نوجوانوں نے محض احمدی ہونے کی بنا پر گھر میں داخل ہو کر چھریوں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ حملہ آوروں نے موصوف کا گلا کاٹنے کی کوشش کی تاہم بروقت ہمسایوں کی مداخلت سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ موصوف کو گلے، چھاتی اور بازو پر چھریوں کے شدید زخم آئے۔ ان کی حالت کے پیش نظر فوری طور پر راولپنڈی منتقل کیا گیا۔ حالت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

❁❁❁❁❁

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر45

گذشتہ اقساط میں بلادِ عربیہ میں مبلغین کرام کی خدمات کے سلسلہ میں ہم حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، مولانا جلال الدین شمس صاحب، مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب، مولانا محمد سلیم صاحب، مولانا محمد شریف صاحب، مولانا رشید احمد چغتائی صاحب، اور مولانا نور احمد منیر صاحب کا ذکر ان کے کارہائے نمایاں کے ساتھ مفصل طور پر کرآئے ہیں۔ صلحاء العرب وابدال الشام کے ذکرِ خیر کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر دیگر مبلغین کرام کا ذکر خیر بھی کر دیا جائے جن کو بلادِ عربیہ میں خدمات کی توفیق ملی۔ اس کے بعد ہم تاریخی اعتبار سے باقی احداث وواقعات کا تذکرہ کریں گے۔

مکرم مولانا محمد دین صاحب

1940ء میں مکرم مولوی محمد دین صاحب بطور مبلغ البانیہ گئے اور آپ نے کچھ عرصہ وہاں پر قیام کیا۔ مصر میں ایک مختصر سی جماعت قائم تھی۔ وہاں پر کوئی مبلغ نہیں تھا لیکن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب جن کا ہیڈ کوارٹر حیفا میں تھا تمام بلادِ عربیہ میں مشن کے انچارج تھے۔ 1944ء میں آپ مصر کی جماعت کی خواہش پر وہاں تربیتی دورے پر گئے۔ آپ وہاں پر تقریباً دو ماہ مقیم رہے اور جماعت کے عہدیداروں کا انتخاب کرایا اور جماعت کے ساتھ تربیتی نشستیں ہوئیں۔ اس موقع پر چند احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر ایک بلند پایہ ازہری عالم سے آپ کا مناظرہ بھی ہوا۔ پہلے تو یہ صاحب مُصرّ ہوئے کہ وہ وفاتِ مسیح کی بجائے ختمِ نبوت پر مناظرہ کریں گے۔ جب دلائل کا تبادلہ ہوا تو جلد ہی عاجز آگئے۔ اور نہ صرف اقرار کیا بلکہ لکھ کر بھی دیا کہ عقلی طور پر اس آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بھی نبی آسکتے ہیں۔ اُس وقت ایک مخلص دوست مکرم عبدالعزیز سیالکوٹی صاحب بھی چار سال سے مصر میں مقیم تھے۔ آپ کو خدمتِ سلسلہ کے لئے ایک غیر معمولی جوش عطا کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک مصری صاحب کی مدد کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کے لیکچر سیرِ روحانی اور ملائکۃ اللہ کے عربی میں تراجم تیار کروائے۔

(از سلسلہ احمدیہ)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر

آپ پہلی مرتبہ دیارِ عربیہ میں 22/دسمبر 1954ء میں تشریف لائے اور تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد 21/اپریل 1966ء کو ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ دوسری مرتبہ 7/اپریل 1973ء کو تشریف لائے اور 2/نومبر 1977ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران آپ رسالہ البشریٰ کی ادارت اور کبابیر میں مدرسہ احمدیہ کے امور کی نگرانی بھی کرتے رہے۔ آپ نے نہایت حکیمانہ انداز میں اہلِ کبابیر کے علمی ذوق کو بلند کیا۔ آپ عربی زبان کے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر

ماہر اور تعلیم کے طریقوں سے آشنا معلم تھے۔ بلادِ عربیہ سے واپسی کے بعد آپ نے آخری بیماری تک جامعہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب

آپ نے بھی دو مرتبہ بلادِ عربیہ میں خدمات سرانجام دیں۔ پہلی دفعہ جنوری 1966ء سے جنوری 1968ء تک جبکہ دوسری مرتبہ دسمبر 1977ء سے دسمبر 1981ء تک تبلیغی مہمات کی قیادت کی۔

مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب

اپنے قیام کے دوران آپ نے رسالہ البشریٰ کی ادارت کے علاوہ کئی قیمتی کتب بھی تالیف فرمائیں جن میں سے اہم ترین کتاب: نسائل المعارضین وعلماء هم ہے۔ جس میں آپ نے بعض موٹے موٹے اختلافی مسائل کے بارہ میں تفصیل سے جماعت کا نقطۂ نگاہ بیان فرمایا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ ازاں بعد آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عمر وصحت میں برکت دے، آمین۔

حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب

آپ ماریشس میں پیدا ہوئے، قادیان میں تعلیم حاصل کی اور 1944ء میں زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ فلسطین میں 8/فروری 1968ء میں تشریف لائے اور 26/فروری 1972ء تک یہاں قیام فرمایا۔ آپ

مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب

نے رسالہ البشریٰ کی ادارت کے علاوہ اہم کام یہ کیا کہ مرکز کی طرز پر مختلف دینی اجلاسات اور جلسہ جات کے قیام کا رواج ڈالا، چنانچہ یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعودؓ اور یوم خلافت وغیرہ کا باقاعدہ انعقاد ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح ان مواقع پر رسالہ البشریٰ کے خاص شمارے بھی شائع کئے گئے۔ آپ نے بکثرت فلسطین کے مختلف علاقوں کے دورے کئے اور تبلیغ کے کام میں تیزی پیدا کردی۔

مکرم مولانا محمد منور صاحب

مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب کی واپسی کے بعد مکرم مولانا محمد منور صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ 8/

مکرم مولانا محمد منور صاحب

فروری 1972ء کو فلسطین تشریف لائے اور تقریباً سوا سال قیام کے بعد 21/مئی 1973ء کو یہاں سے روانہ ہو گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے رسالہ البشریٰ کی ادارت کے علاوہ دینی مجالس اور درس وتدریس پر زیادہ زور دیا۔

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

آپ 20/اکتوبر 1966ء کو لبنان تشریف لائے اور عربی زبان کے علاوہ حدیث کے میدان میں اکتسابِ علم کیا۔ جس کے بعد 19/جولائی 1967ء کو آپ واپس ربوہ

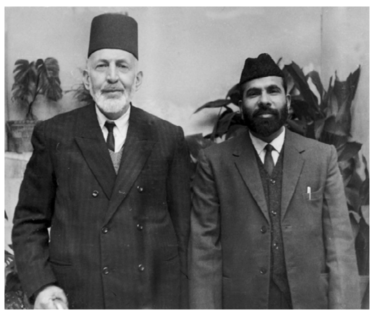

مولانا غلام باری سیف صاحب مکرم منیر الحصنی صاحب کے ساتھ

تشریف لے گئے۔ لبنان میں قیام کے دوران آپ شام بھی تشریف لے گئے جہاں مکرم منیر الحصنی صاحب اور دیگر افراد جماعت سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ ازاں بعد آپ نے جامعہ احمدیہ میں حدیث شریف کے استاد کی حیثیت سے لمبا عرصہ تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب

آپ نے پچاس کے دہائی کے شروع میں مصر اور شام میں بغرضِ تعلیم قیام فرمایا۔ شام میں آپ زاویۃ الحصنی میں رہتے تھے۔ قلتِ کلام اور کثرتِ مطالعہ آپ کی صفات حمیدہ میں شامل تھا۔ آپ نے واپس آکر مختلف کتب کے ترجمہ کے ذریعہ عربوں کی بہت خدمت کی۔ آپ کے اہم ترین کاموں میں سے تفسیر کبیر جلد اول، مسیح ہندوستان میں، اسلام کا اقتصادی نظام، نظامِ نو، دعوۃ الأمیر وغیرہ کا عربی ترجمہ ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے تقریباً دس سال تک ربوہ سے شائع ہونے والے مجلّہ البشریٰ کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جامعہ احمدیہ میں عربی زبان کی تدریس کے علاوہ آپ نائب پرنسپل اور قائمقام پرنسپل کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔

مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر

1956ء میں آپ نے بطور طالب علم قاہرہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور تعلیم مکمل کی۔ تحصیل علم کے ساتھ ساتھ

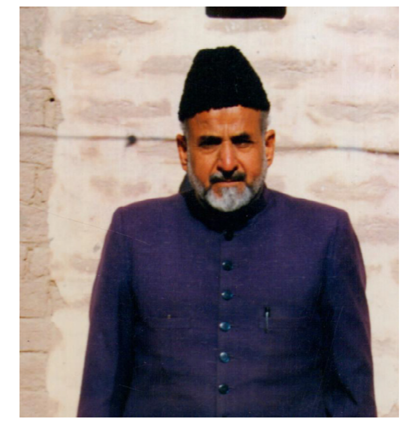

مکرم قریشی نور الحق تنویر صاحب

آپ جماعت سے بھی رابطہ میں رہے۔ ازاں بعد جامعہ احمدیہ میں عربی زبان کی تدریس اور نائب پرنسپل کے عہدہ پر ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم شریف احمد امینی صاحب

آپ 11/اکتوبر 1984ء سے لے کر 6/دسمبر 1985ء تک بلادِ عربیہ میں رہے۔ ازاں بعد جامعہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد کام کیا، اسی طرح ناظر امور عامہ

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی

قادیان کے اہم منصب پر بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔

مکرم رانا تصور احمد خان صاحب

آپ اکتوبر 1988ء میں مصر میں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے تشریف لے گئے لیکن نامساعد حالات کی بناء پر آپ کے ویزہ میں توسیع ممکن نہ ہوسکی جس کی بناء پر آپ کو فروری 1989ء میں واپس پاکستان جانا پڑا۔ آپ کا شمار عربی زبان کے ماہر علماء میں ہوتا ہے۔ آج کل آپ

مکرم رانا تصور احمد خان صاحب

جامعہ احمدیہ ربوہ میں صدر شعبہ عربی اور عربی ادب کے استاد کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم محمد حمید کوثر صاحب

آپ 26/اپریل 1985ء کو کبابیر پہنچے اور 22/مئی

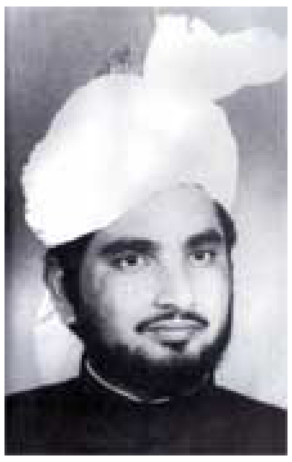

مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب

1998ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں آپ نے ذیلی تنظیموں کو فعال بنانے میں کافی محنت سے کام کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعدد خطبات جمعہ اور خطابات کا بھی ترجمہ کیا۔ آپ کا ایک بڑا اور اہم کام جماعت احمدیہ پر ہونے والے اعتراضات کے تفصیلی جوابات پر مبنی کتاب کی تیاری ہے۔ آپ آج کل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب

آپ حیفا میں ستمبر 1999ء میں پہنچے اور فروری 2000ء تک قیام فرمایا۔ ازاں بعد آپ کو دل کا عارضہ لاحق ہونے کے باعث واپس آنا پڑا۔ قبل ازیں آپ نے لمبا

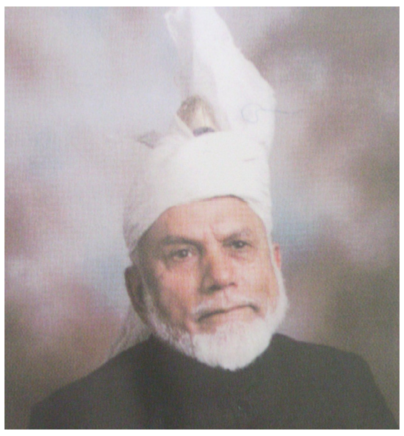

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

عرصہ غانا میں پھر امریکا اور جرمنی میں گراں قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی تھی۔

مکرم مولانا محمد عمر صاحب

آپ کا تعلق انڈیا سے ہے آپ جنوری 1999ء سے اگست 1999ء تک مختصر عرصہ کے لئے حیفا میں مقیم رہے اور جماعت کی تربیتی اور انتظامی امور میں راہنمائی کی۔ آج کل آپ ناظر اصلاح وارشاد قادیان کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم باسط رسول ڈار صاحب

آپ کا تعلق انڈیا سے ہے۔ آپ 26/اگست 1998ء سے اگست 2000ء تک کبابیر میں رہے اور جماعتی مفوضہ ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش کی۔

دیارِ عرب میں جانے والے دیگر مبلغین کرام

مذکورہ بالا مبلغین کرام کے علاوہ بعض مبلغین کرام بلاد عربیہ میں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ تاریخی لحاظ سے انکے بلاد عربیہ میں قیام کے بعض واقعات انکی جگہ پر درج کر دیئے جائیں گے تاہم سردست ان کے اسماء کرام یہاں درج کئے جاتے ہیں:

مکرم نصیر احمد قمر صاحب (شام) مکرم منیر احمد جاوید صاحب (شام ومصر) مکرم زین الدین صاحب (اردن) مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب (مصر) مکرم یوسف علی کائرے صاحب آف یوگنڈا (مصر) مکرم عبد المجید عامر صاحب، مکرم محمد احمد نعیم صاحب، مکرم داؤد احمد عابد صاحب، مکرم نوید احمد سعید صاحب، مکرم عبد الرزاق فراز صاحب، مکرم حافظ عبد الحی بھٹی صاحب، مکرم وسیم احمد فضل صاحب، مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب، مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مکرم مقبول احمد ظفر صاحب، مکرم میر انجم پرویز صاحب اور خاکسار محمد طاہر ندیم (شام)۔

(باقی آئندہ)

یکے از تین سو تیرہ اصحاب احمد

حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ

(غلام مصباح بلوچ)

حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ ولد محترم جہانگیر خان صاحب قوم افغان جالندھر شہر کے رہنے والے تھے لیکن اپنی ملازمت کے سلسلے میں بطور سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ کپورتھلہ میں مقیم تھے جہاں پر آپ کو حضرت چودھری رستم علی خان صاحب رضی اللہ عنہ یکے از 313 (وفات 11 جنوری 1909ء بہشتی مقبرہ قادیان) کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف ہوا، یہ اس دور کی بات ہے جبکہ ابھی حضور علیہ السلام نے سلسلۂ بیعت شروع نہیں کیا تھا۔ حضور کے دعویٰ بیعت کے بعد 18 جنوری 1890ء کو آپ نے بیعت کی رجسٹر بیعت اولیٰ میں 161 نمبر پر آپ کی بیعت کا اندراج اس طرح محفوظ ہے:

18/جنوری 1890ء۔ میاں علی گوہر ولد جہانگیر خان افغان عرف پشکہ ساکن جالندھر کوٹ پشکیاں۔ سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ کپورتھلہ۔ کپورتھلہ

(تاریخ احمدیت جلد اول نیو ایڈیشن)

بیعت کے بعد حضور علیہ السلام دوسری مرتبہ کپورتھلہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن قیام فرمایا۔ اس طرح آپ کو مسیح الزماں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد آپ نے صدق اور اخلاص میں بہت ترقی کی اور تعلقِ عقیدت میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''فتح اسلام'' جو 1890ء کے آخر میں لکھی گئی، میں فرمایا:

''....ایسے بھی بہت ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مجھے دیا ہے اور وہ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور میں انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں اُن کا تذکرہ لکھوں گا۔'' (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 40)

چنانچہ اگلے سال آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''ازالہ اوہام'' تصنیف فرمائی جس میں آپ نے اپنے مخلص مبایعین کا بھی ذکر فرمایا کہ

''یہ سب صاحب علیٰ حسب مراتب اس عاجز کے مخلص دوست ہیں بعض ان میں سے اعلیٰ درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اسی اخلاص کے موافق جو اس عاجز کے مخلص دوستوں میں پایا جاتا ہے۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں جداگانہ ان کے مخلصانہ حالات لکھتا....''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 545)

حضور نے ان ذکر کردہ مخلص دوستوں میں آپ کا نام بھی شامل فرمایا ہے:

''حِبی فی اللہ میاں علی گوہر صاحب''

اس کے علاوہ حضرت اقدس کی بعض دیگر کتب میں آپ کا ذکر محفوظ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ 1892ء میں آپ کو شمولیت کی توفیق ملی۔ حضور نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 628) میں 327 شاملین جلسہ کے اسماء درج فرماتے ہوئے آپ کا نام 315 نمبر پر منشی علی گوہر صاحب۔ جالندھر درج فرمایا ہے۔ اسی طرح کتاب آریہ دھرم اور کتاب البریہ میں حضور نے ذکر کردہ دو مختلف فہرستوں میں آپ کا نام شامل فرمایا ہے۔ پھر آپ کی ایک سعادت یہ بھی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار صحابہ کے نام درج فرمائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی مندرجہ کتاب 'جواہر الاسرار' از شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطّوسی مؤلفہ 840ھ (قلمی نسخہ) کو پورا کرتے ہیں، آپ کا نام 15 نمبر پر اس طرح موجود ہے:

15۔ منشی گوہر علی صاحب جالندھر

حضور نے اپنے ان اصحاب کے متعلق فرمایا:

''یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے اور وہ یہ ہیں....''

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد نمبر 11 صفحہ 325)

31/دسمبر 1892ء کو حضور علیہ السلام نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق اپنے ایک منذر خواب کی وجہ سے ان کو دعوت الی الحق دی جس کے آخر پر اپنے 16 صحابہ کے نام بطور گواہ تحریر فرمائے جن میں دسویں نمبر پر آپ کا نام علی گوہر خان جالندھری موجود ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 291)

سلسلہ کی مالی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے آپ انفاق فی سبیل اللہ کے فرض کو نبھاتے۔ جلسہ سالانہ 1892ء کے موقع پر ایک فہرست ان اصحاب کے چندہ کی تیار کی گئی جو مطبع کے لیے چندہ بھیجتے رہیں گے۔ آپ نے دو آنے ماہوار اور ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ چندہ دینے کا وعدہ لکھوایا اور سالانہ چندہ موقع پر ہی ادا کر دیا۔ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 634 پر اسماء چندہ دہندگان کی فہرست میں 51 نمبر پر آپ کا نام درج ہے۔ حضور کی کتاب سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 87 پر ''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ'' میں آپ کے چندے کا ذکر محفوظ ہے۔ اسی طرح کتاب تحفہ قیصریہ کے آخر میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی 1897ء کے شرکاء اور ان احباب کے نام درج ہیں جنہوں نے چندہ دیا آپ اس جلسے میں شامل تو نہ ہوسکے لیکن ایک روپیہ چندہ بھجوایا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ یکے از 313 (وفات 20 اگست 1941ء بہشتی مقبرہ قادیان) فرماتے ہیں؛

منشی گوہر علی صاحب کپورتھلہ میں ڈاک خانہ میں ملازم تھے ساڑھے تین روپے ان کی پنشن ہوئی، گذارہ ان کا بہت تنگ تھا وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لیتے جانا۔ وہ بڑے مخلص آدمی تھے۔ چنانچہ میں جب قادیان جانے لگا تو ان کو ساتھ لینے کے لئے جالندھر چلا گیا، وہ بہت متواضع آدمی تھے۔ میرے لئے انہوں نے پرتکلف کھانا پکوایا اور مجھے یہ پتہ لگا کہ انہوں نے کوئی برتن بیچ کر دعوت کا سامان کیا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم حج کو جاتے ہیں اور جہاز راستے سے اتر گیا اگلے دن گاڑی میں سوار ہو کر جب ہم دونوں چلے ہیں تو مانانوالہ سٹیشن پر گاڑی کا پہیہ پٹڑی سے اتر گیا گاڑی اسی وقت کھڑی ہوگئی دیر تک پہیہ سڑک پر چڑھایا گیا کئی گھنٹے لگے پھر ہم قادیان پہنچ گئے۔ میں نے منشی علی گوہر کا ٹکٹ خود ہی خرید لیا تھا وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ مَیں نے کہا یہ آپ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کے لیے اجازت لینے لگے تو حضور نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا آپ ذرا ٹھہریے! پھر آپ نے دس یا پندرہ روپے منشی صاحب کو لا کر دیے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی حضور مجھے خدمت کرنی چاہئے یا مَیں حضور سے لوں۔ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے انہوں نے لے لئے اور ہم چلے آئے حالانکہ حضرت صاحب کو منشی صاحب کی حالت کا بالکل علم نہ تھا۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 114,115 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

حضرت منشی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی نومبر 1902ء میں جالندھر میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔ (اخبار البدر 14 نومبر 1902ء، صفحہ 24 کالم 1)

خطبہ جمعہ

یتیموں کی خیر خواہی اور عائلی معاملات سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات واحکامات کے حوالہ سے احباب جماعت کو انصاف پر قائم ہونے اور یتامی اور اہل وعیال کے حقوق کی ادئیگی کے بارہ میں نہایت اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 15رمئی 2009ء بمطابق 15رہجرت 1388ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے خداتعالیٰ کے وَاسِعْ ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم میں جو بعض اموراور احکامات بیان ہوئے ہیں، ان کا ذکر کیا تھا۔ آج بھی یہی سلسلہ آگے چلے گا اور اسی تسلسل میں بعض آیات کا ذکر کروں گا جن میں متنوع اور مختلف قسم کے وہ مضامین بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق ہماری روزمرہ کی زندگی سے بھی ہے اور ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں سے بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ جو اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے ہمارے ہر عمل کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس نے یہ اموراور احکامات بیان فرما کر ہماری ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائی ہے جن پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کے وسیع تر فضلوں کے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ دار بن سکتے ہیں، ان کو سمیٹنے والے بن سکتے ہیں، ان سے فیض پانے والے بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اس حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے عائلی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمارے معاشرتی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہماری دینی حالتوں کو صحیح نہج پر چلانے کے لئے بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی طرف بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ غرض اس بارہ میں انسانی زندگی کا جو بھی پہلو ہے خداتعالیٰ اس کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس بارہ میں ہماری راہنمائی فرماتا ہے۔ کیونکہ انسان کو بھی خداتعالیٰ نے اپنی صفات کو اپنانے کا حکم فرمایا ہے اس لئے اس صفت کے حوالہ سے اسے بھی اپنے روحانی اور اخلاقی مرتبوں کے حصول کے لئے اپنی کوششوں اور عملوں میں وسعت پیدا کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بن سکے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ مجھے کیونکہ تمہاری استعدادوں کا علم ہے اس لئے جو کام مَیں نے تمہارے سپرد کئے ہیں وہ تمہاری استعدادوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ پھر ان استعدادوں کی وسعت بھی ہر انسان کی برابر نہیں ہوتی۔ اور جب استعدادیں برابر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جب حکم دیتا ہے تو اتنا ہی دیتا ہے جتنا کسی کی طاقت ہے۔ لیکن اپنی استعدادوں کی حدود مقرر کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ خداتعالیٰ ہی ہے جو ہر ایک کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو جانتا ہے اس لئے جو بھی اللہ تعالیٰ نے احکامات نازل فرمائے اس بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ہماری استعدادوں سے باہر ہیں۔ چھپی ہوئی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ودیعت فرمائی ہیں۔ ان کو نکالنا، ابھارنا، صیقل کرنا یہ ہر انسان کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ کا ذکر فرما کر جب یہ فرمایا کہ یہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ ہیں تو اس انسان کامل کے اُسوہ حسنہ پر چلنے کے لئے ہمیں تلقین بھی فرمائی۔ انسان کامل تو ایک ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، جس کی صلاحیتوں اور استعدادوں کی وسعتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ آپ ؐ کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر ہم غور کریں تو ایک عظیم معیار ہمیں نظر آتا ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور اس پر چلنا تمہارا فرض ہے۔ کوشش کرو، حتی المقدور کوشش کرو کہ اس پر چل سکو۔

مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جن باتوں میں راہنمائی فرمائی ان میں عائلی معاملات بھی ہیں۔ قرآن کریم کی بعض آیات ہیں جو مَیں اس ضمن میں پیش کروں گا۔ لیکن ان کو پیش کرنے سے پہلے آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ کا ذکر کروں گا جو اس ضمن میں ہمارے سامنے ہے کہ آپ ؐ کا اپنے اہل کے ساتھ کیا سلوک تھا؟ اور اس سلوک میں آپ ؐ نے کیسا اعلیٰ معیار قائم فرمایا۔

آپ ؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور مَیں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ؛حدیث نمبر 3895)

پھر آپ ؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ تمہیں اگر ایک دوسرے میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا دوسرے کی عادت یا حرکت ناپسند ہے تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی بھی لگتی ہوں گی۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیة بالنساء - حدیث نمبر 3645)

تو ان اچھی باتوں کو سامنے رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرنا چاہئے اور موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ یہ دونوں کے لئے حکم ہے۔ مرد کے لئے بھی اور عورت کے لئے بھی۔ اور آپ ؐ کی تمام بیویاں اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ ؐ نے ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ سفر پر جاتے تو بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے تھے جس کا نام آتا اسے ساتھ لے کر جاتے۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

بیویوں کی بیماری کی حالت میں تیمارداری فرماتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

ان کے جذبات کا خیال رکھتے۔ لیکن اس کے باوجود یہ دعا آپ ؐ فرماتے ہیں کہ اے اللہ! تو جانتا اور دیکھتا ہے کہ انسانی کوشش کی حد تک جو برابری اور منصفانہ تقسیم ہوتی ہے وہ مَیں کرتا ہوں۔ میرے مولا! دل پر تو میرا اختیار نہیں ہے اگر دل کا میلان کسی خوبی اور کسی کی صلاحیتوں اور قابلیت کی وجہ سے کسی کی طرف ہے تو مجھے معاف فرمانا۔ (ابو داؤد کتاب النکاح باب فی القسم بین النساء حدیث نمبر 2134)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جو تعلق تھا اس کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ جواب دیا کہ خدیجہ ؓ اس وقت میری ساتھی بنی جب مَیں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری مددگار بنی جب مَیں بے یارومددگار تھا۔ اس نے اپنا مال بے دریغ مجھ پر فدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد بھی دی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب دنیا نے مجھے جھٹلایا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند عائشة حدیث نمبر 25367)

اور آپ کی یہ قدرشناسی آپ ؐ کے وسیع تر قدرشناس دل میں ہمیشہ رہی۔ باوجود اس کے کہ آپ ؐ کی زندہ اور جوان بیویاں موجود تھیں اور آپ کی محبوب بیوی موجود تھی جو اس وجہ سے محبوب تھی کہ خداتعالیٰ کی سب سے زیادہ وحی اس کے حجرے میں ہوئی۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشة حدیث نمبر 3879)

اس نے جب عرض کیا کہ آپ کے پاس زندہ بیویاں موجود ہیں آپ کیوں ہر وقت اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں؟ تو بڑے پیار سے اسے سمجھایا کہ تنگ نظری کا مظاہرہ نہ کرو۔ وسعت حوصلہ پیدا کرو۔ یہ یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مَیں اپنی پہلی بیوی کا ذکر کرتا ہوں اور یاد کرتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 204 مسند عائشة حدیث نمبر 25376 ایڈیشن 1998 مطبوعہ بیروت)

آج جو مستشرقین اور آنحضرت ﷺ پر الزام لگانے والے بیہودہ گوئیوں کی انتہا کئے ہوئے ہیں کیا انہیں میرے آقا کا یہ اُسوہ حسنہ نظر نہیں آتا کہ کس طرح انہوں نے اپنے عائلی حقوق ادا کئے کہ زندہ بیویوں کے ساتھ بھی برابری کا سلوک ہے۔ باوجود اس کے کہ دل پر کسی کا اختیار نہیں، پھر بھی جو ظاہری سلوک ہے وہ ایک جیسا رکھا اور جس بیوی نے ابتدا میں ہی سب کچھ قربان کر دیا اس کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے زندہ بیویوں کو بھی بتا دیا کہ مَیں تو قدر شناس ہوں، اگر مَیں یہ قدر شناسی نہ کروں تو اس خدا کا شکر گزار نہیں کہلا سکوں گا جس نے مجھے کبھی تہی دامن نہیں چھوڑا اور اپنی وسیع تر نعمتوں سے مجھے حصہ دیتا چلا گیا۔

آنحضرت ﷺ کا اپنی بیویوں سے حسن سلوک اس وجہ سے تھا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرو اور جب آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس پر عمل کرو تو خود اس کے اعلیٰ ترین نمونے قائم فرمائے۔

قرآن کریم میں اگر اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ شادی کا حکم دیا ہے تو بعض شرائط بھی عائد فرمائی ہیں۔ یہ بھی اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دے کر عورت پر ظلم کیا گیا ہے۔ یا صرف مرد کے جذبات کا خیال رکھا گیا ہے۔

اس بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے، یہ کھلا حکم نہیں ہے۔ فرمایا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ لَّا تَعُوْلُوْا (سورۃ النساء :4) اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین، چار چار لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک کافی ہے یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ طریق قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

اس آیت میں ایک تو یتیم لڑکیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے کہ یتیموں سے بھی شادی کرو تو ظلم کی وجہ سے نہ ہو بلکہ ان کے پورے حقوق ادا کر کے شادی کرو اور پھر شادی کے بعد ان کے جذبات کا خیال رکھو اور یہ خیال نہ کرو، یہ کبھی ذہن میں نہ آئے کہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں تو جس طرح چاہے ان سے سلوک کر لیا جائے۔ اور اگر اپنی طبیعت کے بارہ میں یہ خوف ہے، یہ شک ہے کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو آزاد عورتوں سے نکاح کرو۔ دو، تین یا چار کی اجازت ہے لیکن انصاف کے تقاضوں کے ساتھ۔ اگر یہ انصاف نہیں کر سکتے تو ایک سے زیادہ نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

’’یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں، شاید تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو جو تمہاری مؤدّب رہیں اور ان کا تمہیں خوف رہے۔ ایک دو تین چار تک کر سکتے ہو بشرطیکہ اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو۔ گو ضرورت پیش آوے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۔روحانی خزائن جلد 10صفحہ 337)

’’گو ضرورت پیش آوے‘‘۔ یہ بڑا بامعنی فقرہ ہے۔ اب دیکھیں اس زمانہ کے حَکَم اور عدَل نے یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا کہ تمہاری جو ضرورت ہے جس کے بہانے بنا کر تم شادی کرنا چاہتے ہو، وہ اصل اہمیت نہیں رکھتی بلکہ معاشرے کا امن اور سکون اور انصاف اصل چیز ہے۔

آج کل کہیں نہ کہیں سے یہ شکایات آتی رہتی ہیں کہ بچے ہیں، اولاد ہے لیکن خاوند مختلف بہانے بنا کر شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ فرمایا اگر انصاف نہیں کر سکتے تو شادی نہ کرو اور انصاف میں ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اگر آمد ہی اتنی نہیں کہ گھر چلا سکو تو پھر ایک اور شادی کا بوجھ اٹھا کر پہلی بیوی بچوں کے حقوق چھیننے والی بات ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر مجبوری کی وجہ سے دوسری شادی کرنی ہی پڑے تو پھر اس صورت میں پہلی بیوی کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 430جدید ایڈیشن)

لیکن عملاً جو آج کل ہمیں معاشرے میں نظر آتا ہے یہ ہے کہ پہلی بیوی اور بچوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف سے آہستہ آہستہ بالکل آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ مالی کشائش اور دوسرے حقوق کی ادائیگی میں بے انصافی تو نہیں ہوگی؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلاء میں نہ ڈالے‘‘۔ (الحکم جلد 2 نمبر 2 مؤرخہ 6 مارچ 1898ء صفحہ 2۔تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ النساء آیت4جلد دوم صفحہ 211) یعنی مراد یہ ہے کہ دوسری شادی کرکے۔

پس بیوی کے حقوق کی ادائیگی اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں ادا نہ کر کے انسان ابتلاء میں پڑ جاتا ہے یا پڑ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ذکر کیا تھا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا عرض کیا کرتے تھے کہ مَیں ظاہری طور پر تو ہر ایک کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کسی بیوی کی کسی خوبی کی وجہ سے بعض باتوں کا اظہار ہو جائے جو میرے اختیار میں نہیں تو ایسی صورت میں مجھے معاف فرما۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور خدا تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت بھی دی، جو بندے کے دل کا حال بھی جانتا ہے جس کی پاتال تک سے وہ واقف ہے، غیب کا علم رکھتا ہے۔ اس نے اس بارہ میں قرآن کریم میں واضح فرما دیا ہے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے تم کسی طرف زیادہ جھکاؤ کر جاؤ۔ ایسی صورت میں یہ بہرحال ضروری ہے کہ جو اس کے ظاہری حقوق ہیں، وہ مکمل طور پر ادا کرو۔ جیسا کہ سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (النساء:130) اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس دوسری کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو ایسے معاملات جن میں انسان کو اختیار نہ ہو اس میں کامل عدل تو ممکن نہیں۔ لیکن جو انسان کے اختیار میں ہے اس میں انصاف بہرحال ضروری ہے اور ظاہری انصاف جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ کھانا، پینا، کپڑے، رہائش اور وقت وغیرہ سب شامل ہیں۔ اگر صرف خرچ دیا اور وقت نہ دیا تو یہ بھی درست نہیں۔ اور صرف رہائش کا انتظام کر دیا اور گھریلو اخراجات کے لئے چھوڑ دیا کہ عورت لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتی پھرے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔ پس ظاہری لحاظ سے مکمل ذمہ داری مرد کا فرض ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ا نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس کا جھکاؤ صرف ایک طرف ہو اور دوسری کو نظر انداز کرتا ہو تو قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کٹا ہوا یا علیحدہ ہوگا۔ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب میل الرجل حدیث نمبر 3942)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہری حقوق دونوں کے ادا کرو اور کسی بیوی کو بھی اس طرح نہ چھوڑو کہ وہ بیوی ہونے کے باوجود ہر حق سے محروم ہو۔ نہ اسے علیحدہ کر رہے ہو اور نہ اس کا حق صحیح طرح ادا کیا جا رہا ہو۔ ایک مومن کا وطیرہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ پس مومن کا فرض ہے کہ ان کاموں سے بچے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اور اپنی اصلاح کرے۔

بعض ایسی شکایات آتی ہیں کہ ایک بیوی کی طرف زیادہ توجہ دی جا رہی ہے اور دوسری بیوی کو چھوڑا گیا ہے اور پھر بعض دفعہ کسی بیوی کی بعض باتوں کا بہانہ بنا کر یہ کہا جاتا ہے بلکہ دو نہ بھی ہوں تو ایک شادی کی صورت میں بھی بعض عائلی جھگڑے ایسے آتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ نہ مَیں تمہیں چھوڑوں گا یا طلاق دوں گا اور نہ ہی تمہیں بساؤں گا۔ اگر قضاء میں یا عدالت میں مقدمات ہیں تو بلاوجہ مقدمہ کو لمبا لٹکایا جاتا ہے۔ ایسے حیلے اور بہانے تلاش کئے جاتے ہیں کہ معاملہ لٹکتا چلا جائے۔ بعض کو اس لئے طلاق نہیں دی جاتی، پہلے میں کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں، کہ یہ خود خلع لے تا کہ حق مہر سے بچت ہو جائے، حق مہر ادا نہ کرنا پڑے۔ تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اصلاح کرو، اگر تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کے طلبگار ہو تو خود بھی رحم کا مظاہرہ کرو اور بیوی کو اس کا حق دے کر گھر میں بساؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وسیع رحم سے حصہ لینا چاہتے ہو تو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو۔

مَیں نے جو آیت پڑھی تھی اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیْمًا (النساء :131) اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

ایک کواس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا اور حکمت والا ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصلاح کی اگر کوئی بھی صورت نہیں تو کَالْمُعَلَّقَہ یعنی لٹکتا ہوا نہ چھوڑ دو۔ پھر اس کا حق دے کر احسن طریق پر اسے رخصت کرو۔ اگر یہ کسی مرد نے کَالْمُعَلَّقَہ چھوڑا ہے تو اس صورت میں بیوی کو بھی اختیار ہے کہ قاضی کے ذریعہ سے خلع لے لے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت تبھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے جب محبت پیار سے رہنے کی کوششیں کریں گے اور اگر یہ تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو ایک دوسرے سے شرافت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور مرد بھی احسن طور پر عورت کے حقوق ادا کر کے اسے علیحدہ کر دے تو یہی مرد پر فرض ہے اور عورت کا حق ہے۔ اور کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اکٹھے رہنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں اس لئے علیحدگی ہو رہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنی وسیع تر رحمتوں اور فضلوں سے دونوں مرد اور عورت کے لئے بہترین سامان پیدا فرمادے گا اور انہیں اپنی جناب سے غنی اور بے احتیاج کر دے گا۔ گو ایک حدیث کے مطابق مرد اور عورت کا علیحدہ ہونا اللہ تعالیٰ کی نظر میں انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔

(ابو داؤد کتاب الطلاق باب کراھیة الطلاق ؛حدیث نمبر 2178)

لیکن کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اس رشتے کو قائم رکھنے کی تمام تر کوششیں جو تھیں وہ ناکام ہو چکی ہیں اس لئے خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے جب اس کی طرف جھکتے ہوئے یہ فیصلے کرنے پڑیں کہ بحالت مجبوری علیحدگی لینی پڑے، تو وہ اپنے واسع ہونے کی وجہ سے دونوں کے لئے پھر وسیع انتظام فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ حکیم بھی ہے اس لئے جو فیصلے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کئے جائیں وہ پُر حکمت بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس آیت میں ایک اصولی بات یہ بھی بیان ہوگئی ہے کہ رشتوں کے فیصلے جذبات میں آ کر نہیں کرنے چاہئیں۔ نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ لڑکے لڑکی کی طرف سے جذباتی پن کا اظہار کرتے ہوئے رشتے طے کرنے چاہئیں بلکہ خدا تعالیٰ جو ہر بات کا جاننے والا اور احاطہ کئے ہوئے ہے اس سے مدد لیتے ہوئے دعا کر کے سوچ سمجھ کر رشتے جوڑنے چاہئیں اور جب ایسے رشتے جڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میں پھر اللہ اپنے فضل سے وسعتیں بھی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دیتا ہے، ان کے مال میں بھی اللہ تعالیٰ کشائش پیدا کر دیتا ہے۔ ان کے تعلقات میں بھی کشادگی پیدا کر دیتا ہے۔

مَیں نے ابھی طلاق کا ذکر کیا تھا کہ بعض مرد طلاق کے معاملات کو لٹکاتے ہیں اور لمبا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک تو جب شادی ہو جائے کچھ عرصہ مرد اور عورت اکٹھے بھی رہتے ہیں اور اولاد بھی بسا اوقات ہو جاتی ہے۔ پھر طلاق کی نوبت آتی ہے۔ اس کے حقوق تو واضح ہیں جو دینے ہیں اور مرد کے اوپر فرض ہیں، بچوں کے خرچ بھی ہیں۔ حق مہر وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیش آ جاتے ہیں جب ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی یا حق مہر مقرر نہیں ہوا ہوتا تب بھی عورت کے حقوق ادا کرو۔

سورۃ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْتَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِیْضَةً وَّمَتِّعُوْھُنَّ۔ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ۔ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ۔ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ (البقرة:237) تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحب حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ یہ معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو یہ فرض ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مرد کی طرف سے رشتہ نہ نبھانے کا سوال اٹھے، اس کی جو بھی وجوہات ہوں، مرد کا فرض بنتا ہے کہ ان رشتوں کو ختم کرتے وقت عورت سے احسان کا سلوک کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کو ادائیگی کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو مرد کو حکم ہے کہ اس وسعت کا اظہار کرو۔ جس خدا نے وسعت دی ہے اگر اس کا اظہار نہیں کرو گے تو وہ اسے روکنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ کشائش دی ہے اگر حق ادا نہیں کرو گے، احسان نہیں کرو گے تو وہ کشائش کو تنگی میں بدلنے پر بھی قادر ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینا ہے تو عورت سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے اپنے پر اُس وسعت کا اظہار کرو اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت اور وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس لئے فرمایا کہ اگر غریب زیادہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی طاقت کے مطابق جو حق بھی ادا کر سکتا ہے کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نیکی کرنے والے اور تقویٰ سے کام لینے والے ہو تو پھر تم پر فرض ہے کہ یہ احسان کرو۔

آنحضرت ﷺ نے اس کی کس حد تک پابندی فرمائی۔ اس کا اظہار ایک حدیث سے ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک انصاری نے شادی کی اور پھر اس عورت کو چھونے سے پہلے سے طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ معاملہ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے احسان کے طور پر اُسے کچھ دیا ہے؟ تو اس صحابی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں کہ مَیں اسے کچھ دے سکوں تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر کچھ نہیں ہے تو تمہارے سر پر جو ٹوپی پڑی ہوئی ہے وہی دے دو۔ (روح المعانی جلد نمبر 1 صفحہ 745,746 تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت:237)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے عورت کے حقوق کا کس قدر اظہار فرمایا اور خیال رکھا۔ یہ تو صورتحال بیان ہوئی ہے کہ اگر حق مہر مقرر نہیں بھی ہوا تو کچھ نہ کچھ دو۔ اور اگر حق مہر پہلے مقرر ہو چکا ہے تو اس صورت میں کیا کرنا ہے؟ اس کا بھی اگلی آیات میں بڑا واضح حکم ہے کہ جب حق مہر مقرر ہو چکا ہو تو پھر ایسی صورت میں اس کا نصف ادا کرو۔

اس طرح سے قرآن کریم نے عورتوں کے مردوں پر اور ان کے خاندانوں پر حقوق قائم فرمائے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ مردوں کے کیا فرائض ہیں۔ ان کے رشتوں کے بارہ میں یا بچوں کی رضاعت کے بارہ میں بڑے واضح احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں جو بڑے واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہیں۔ جو اولاد اور خاوندوں کے بارہ میں ہیں ان کو ادا کرنا عورتوں پر فرض ہے۔ اور مرد اور عورت کے یہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو ایک دوسرے پر ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تمام ذمہ داریاں ہم نے تمہاری طاقتوں اور استعدادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق تم پر ڈالی ہیں اس لئے انہیں ادا کرو۔ ان کی ایک تفصیل ہے جو مَیں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔ اس وقت دو باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں وہ کافی ہیں۔ اس تعلق میں ایک تو یہ بیان کرنا چاہتا تھا کہ بیویوں کے حقوق کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر آپؐ نے ان حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار کس طرح قائم فرمائے۔ اور دوسری کہ اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر احمدی مسلمان کو ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا کس قدر ضروری ہے۔ خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ذمہ ڈالے ہیں۔

اب مَیں ایک اور امر کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں جو جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام تو نہیں ہے لیکن اس کی آواز بھی کہیں کہیں احمدی معاشرے میں سنی جانے لگی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانعام میں فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی وَبِعَھْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا۔ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (الانعام:153) اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔ خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

اس آیت میں تقریباً پانچ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے ہمیں کہا ہے۔ اس کے علاوہ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ ہم کسی پر کوئی ذمہ داری اس کی وسعت سے بڑھ کر نہیں ڈالتے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے جانتا ہے کہ بندے کی استعدادیں کیا ہیں اور کس حد تک ہیں۔ پس جو احکامات بھی خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ ہماری طاقت کے اندر ہیں جنہیں ہم بجا لا سکتے ہیں۔

اس آیت میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے سب سے پہلے تو یہ حکم ہے کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ سوائے احسن طریق کے اور یتیموں کا مال جن کے پاس آتا ہے وہ اس کے امین ہیں۔ اس لئے انہیں ان یتیموں کی بہتری کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ اس آیت سے ایک دو آیتیں پہلے فرمایا کہ تمہاری پہلی کوشش تو یہ ہو کہ یتیموں کا مال محفوظ رہے اور ان کی تعلیم اور تربیت اپنے طور پر کرو لیکن اگر کوئی صاحب حیثیت نہیں اور خرچ برداشت نہیں کرسکتا تو وہ احتیاط سے ان کے مال میں سے ان پر خرچ کرے نہ کہ ان کے بڑے ہونے تک تمام مال ہی لوٹا دے۔ پس صحیح ایماندار وہی ہے جو یتیموں کے بڑے ہونے تک ان کی دولت اور جائیداد کے امین ہونے کا صحیح حق ادا کرتا ہے اور صحیح حق اس وقت ادا ہوتا ہے کہ جس طرح کسی کو اپنے سرمائے کا درد ہو اور سوچ سمجھ کر وہ اسے کاروبار میں لگاتا ہے۔ تجارت پر لگاتا ہے، منافع پر لگاتا ہے۔ یا منافع بخش کاروبار پر لگاتا ہے۔ صرف منافع پر تو کوئی کاروبار نہیں ہوتا کیونکہ صرف منافع پر ہی لگایا جائے تو وہ سود کی صورت بن جاتی ہے۔ بہرحال جس طرح اپنے مال کا درد ہے اسی طرح یتیموں کے مال کا بھی درد ہونا چاہئے۔ حکم ہے کہ یتیموں کے مال کو بھی اسی طرح انویسٹ (Invest) کرو تا کہ اس کاروبار میں برکت پڑنے کی وجہ سے ان کو منافع حاصل ہو یا ان کی جائیداد بڑھے۔ اور جب وہ بڑے ہوں تو ان کو اپنے کاروبار کی وسعت نظر آتی ہو۔ تو اس سے وہ باوجود یتیم ہونے کے معاشرے کا ایک باوقار اور باعزت حصہ بن جائیں گے۔ لیکن بعض دفعہ بعض شکایات آتی ہیں جن میں رشتہ داروں کی طرف سے یتیموں کے مالوں کی حفاظت میں دیانتداری سے کام نہیں لیا گیا ہوتا۔ کسی رشتہ دار کے پاس اس کے یتیم بھتیجے بھانجے ہیں تو ان کے مال سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا مال کھانے سے ان کے مال میں ان کی جائیدادوں میں کبھی وسعت پیدا نہیں ہوسکتی اور اگر وہ اس دنیا میں کوئی مالی منفعت حاصل کر بھی لیں تو وہ اس طریقے سے پھر اللہ تعالیٰ کے اس انذار کے نیچے آنے والے ہوں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو یتیموں کا مال کھانے والے ہیں اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا (النساء:11) کہ وہ صرف اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جو ان ظلم کرنے والوں کے مددگار بنتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر نہیں نکل رہے ہوتے۔ جس کا اسی آیت میں آگے ذکر آیا ہے کہ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی کہ عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہو۔

پس یہ بہت خوف کا مقام ہے کہ یتیموں کے مال کی حفاظت بھی کی جائے۔ اور اگر کوئی غلط طریقے سے اس کو استعمال کر رہا ہے تو اس کا کبھی مددگار نہ بنا جائے۔ پھر یتیموں کے مالوں کی حفاظت اور ان کے بالغ ہونے پر ان کا ان کے سپرد مال کرنے کے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ یعنی کاروبار میں دھوکہ نہ کرو۔ کیونکہ قوموں پر آنے والی تباہیوں میں یہ کاروباری دھوکے جو ہیں ایک وجہ بن جاتے ہیں۔ صحابہ کا طریق یہ تھا کہ بعض دفعہ ایسے موقعے پیدا ہوتے تھے کہ اگر بظاہر گاہک کو مال میں نقص نہ بھی نظر آ رہا ہو تب بھی اپنے مال کے بارہ میں وہ خود بتاتے تھے کہ اس میں یہ یہ نقص ہے تا کہ کسی بھی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔ عدل کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ آخر پہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے عہد کو پورا کرو۔ پہلی باتیں تو معاشرے کی بہتری کے لئے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن ان پر عمل بھی تبھی ہوسکتا ہے جب یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کا علم وسیع تر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون کس حد تک عہد نبھا رہا ہے۔ جب اپنے عہدوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کو سامنے رکھتے ہوئے پورا کرو گے تبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا صحیح حق ادا کرسکو گے اور جب یہ باتیں تمہیں سمجھ آ جائیں گی تو تبھی سمجھا جائے گا کہ تم نے نصیحت پکڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل کرنے پر کاربند ہونے کی کوشش کی ہے۔ اور دل میں یہ خیال نہ لایا جائے کہ یہ کام میری استعدادوں اور صلاحیتوں سے بالاتر ہے بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرو کہ جو بھی احکامات اللہ تعالیٰ کے ہیں ہماری صلاحیتوں کے اندر ہیں اور ہم نے ان کو بجالانا ہے۔ جب ہماری یہ سوچ ہوگی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہوگی تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس خوشخبری سے محض اور محض اس کے فضل سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَآ۔ اُوْلٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (الاعراف:43) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان میں سے کسی جان پر وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اُس خدا کے آگے جھکنے والے اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں جس نے ہماری استعدادوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے ہمیں اعمال بجالانے کا حکم دیا ہے۔ جس نے ہم پر ہماری محدود وسعت کے مطابق اعمال کا بوجھ ڈالا ہے لیکن ساتھ ہی اپنی بے کنار اور بے انتہا اور وسیع تر نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹنے کی خوشخبری بھی دی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس کی وسیع تر رحمت اور شفقت کی وجہ سے ایمان میں بڑھنے اور نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مغربی کینیا کے کیسوموں ریجن میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ کیسوموں۔ کینیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو ایک اور فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ فری میڈیکل کیمپ 19/اپریل 2009ء بروز اتوار کیسوموں ریجن کی ایک نئی جماعت گومبے (Gombe) میں منعقد کرنے کی سعادت ملی۔

خاکسار احمدیہ میڈیکل سینٹر کیسوموں کے سٹاف اور خدام کے ہمراہ صبح کیسوموں سے روانہ ہوا اور ایک گھنٹہ کی مسافت کے بعد گومبے پہنچے جہاں مقامی جماعت کے صدر اور معلم نے ہمارا استقبال کیا۔ اس وقت مقامی چیف اور اس کا نائب بھی موجود تھے۔

یہ گاؤں ضلع Siaya کا ایک دور افتادہ گاؤں ہے جہاں کچھ عرصہ قبل ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ نے بروقت اقدامات سے اس پر قابو پالیا۔ عمومی طور پر یہاں عوام کے لئے طبی سہولتوں کا فقدان ہے حتی کہ اکثر جگہوں پر پینے کے لئے صاف پانی بھی دستیاب نہیں۔ لوگوں کا انحصار کھیتی باڑی پر ہے مگر آج کل بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کی حالت بہت خراب ہے اور غذائی اشیاء کی شدید قلت ہے۔

یہاں احمدیہ جماعت کا قیام دو سال قبل ہوا اور اب اللہ کے فضل سے 25-30 افراد جماعت یہاں موجود ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے یہاں کے لوگوں کو میڈیکل سہولتیں فراہم کرنے کے لئے اصرار جاری تھا۔ لجنہ اماء اللہ شیفیلڈ (UK) کی طرف سے کچھ رقم موصول ہوئی تھی اور کچھ ادویات بھی عطیہ کے طور پر ملیں اس طرح تقریباً 25000 شلنگ کی ادویات مل گئیں جس سے اس کیمپ کے انعقاد ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

گومبے میں چیف صاحب اور مقامی صدر صاحب نے ایک موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا تھا۔ چنانچہ فوری طور پر دواؤں کو ترتیب دینے کے بعد مریضوں کا معائنہ شروع کیا گیا۔ مکرم معلم شریف محمود صاحب اور مکرم معلم یوسف حاجی صاحب نے پرچی بنانے کا کام سنبھالا جبکہ باقی اسٹاف ادویات پیک کرنے اور ادویات دینے میں مصروف رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح دس بجے سے شام چار بجے تک بغیر کسی وقفہ کے یہ کام جاری رہا اور ساڑھے تین صد سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور انہیں ادویات دی گئیں۔ بعض کی مرہم پٹی بھی کی گئی۔ ابھی بہت سے مریض لائنوں میں موجود تھے۔

مقامی خدام، انصار اور لجنہ نے بہت تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے انعقاد میں کسی بھی رنگ میں تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ یوگنڈا میں نومبائعین کی تربیت کے پروگرام

(رپورٹ: عنایت اللہ زاھد۔ امیر ومبلغ انچارج یوگنڈا)

للہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ہزاروں سعید روحیں بڑی تیزی کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آ رہی ہیں۔ ان کی تربیت کے لئے کافی پروگرام بنائے جاتے ہیں لیکن مقامی حالات کے مطابق تمام نومبائعین کے لئے ایک مقامی سینٹر میں دو تین ہفتوں کے لئے آنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے پروگرام بنایا کہ یوگنڈا کے 9 زونز میں سے ہر ماہ دو زونز میں نومبائعین کے لئے تربیتی پروگرام بنائے جائیں تا کہ مقامی علاقہ ہونے کی وجہ سے کثرت سے نومبائعین شامل ہوسکیں اور ان کی تربیت ہو سکے۔ اسی طرح ہر زون میں تین سینٹرز مقرر کئے جائیں اور وہ سینٹر ان علاقوں میں ہوں جہاں نومبائعین کی تعداد زیادہ ہو۔ اور وہاں دس روزہ تربیتی پروگرامز کے لئے دوسرے زونز سے اچھے اور محنتی معلمین بھجوائے جاسکیں جہاں اردگرد کے علاقہ سے زیادہ سے زیادہ لوگ بھجوائے جاسکیں اور زونل مبلغین بھی اس کی نگرانی کرسکیں۔

چنانچہ یہ نیا پروگرام چار زونز میں منعقد ہو چکا ہے جہاں چاروں زونز میں 12 مقامات پر ان کلاسز کا اجراء ہوا ہے جس میں کثیر تعداد نے استفادہ کیا۔ ہمارے معلمین نے بڑی محنت سے کام کیا۔ ان پروگرامز کے دوران جلسہ سیرت النبی ﷺ اور یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد بھی کیا گیا۔ اور MTA کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور دوسرے پروگرامز بھی دکھائے گئے۔

معلمین انفرادی طور پر گھروں پر بھی وزٹ کرتے رہے اور کچھ جگہ تبلیغی پروگرام بھی منعقد کئے گئے۔ مجالس سوال وجواب کا بھی انعقاد ہوا اور کچھ بیعتیں بھی ہوئیں۔

قارئین الفضل سے ان پروگراموں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت عطا فرمائے آمین۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

”وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ“ (النساء: 158)

ایک معترض کے چند اعتراضات کے جوابات

(مظفر احمد چوہدری)

ایک صاحب ارشاد انصاری نے ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے ایک پروگرام کے حوالے سے بعض اعتراضات اُٹھائے تھے۔ان کے اعتراضات کا خلاصہ یہ بنتا ہے:۔

(1) توریت میں لفظ صلیب سرے سے موجود ہی نہیں۔ نہ توریت کی پانچ کتابوں میں اس قسم کی سزا پائی جاتی ہے۔

(2) بنی اسرائیل کی تاریخوں میں یہ بات نہیں ملتی کہ مجرموں کو بذریعہ صلیب ہلاک کیا جاتا تھا۔

(3) نہ یہ عقیدہ یا تصور ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے کہ صلیبی موت لعنتی موت ہوتی تھی۔نہ ان کی شریعت میں ایسا کوئی تصور ہے۔

(4) استثناء 21/22-23 میں مار کر لٹکانا لکھا ہے نہ کہ لٹکا کر مارنا۔

ان اعتراضات کا مفصل جواب دینے سے پہلے اس موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دو رہنما اِرشادات ہدیہ قارئین ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے متعلق قرآنی آیات کی درست تفہیم کے سلسلہ میں رہنما اصول

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یاد رہے کہ قرآن شریف یہود اور نصاریٰ کی غلطیوں اور اختلافات کو دور کرنے کیلئے آیا ہے اور قرآن شریف کی کسی آیت کے معنے کرنے کے وقت جو یہود اور نصاریٰ کے متعلق ہو یہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے کہ ان میں کیا جھگڑا تھا جس کو قرآن شریف فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔اب اس اصول کو مدنظر رکھ کر اس آیت کے معنے کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ بڑی آسانی سے ایک منصف مزاج سمجھ سکتا ہے“۔(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 41 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 52-53)

حضرت عیسیٰ کے ہلاک کرنے کے بارہ میں یہودیوں کے دو فرقوں کے دو مختلف نظریات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”پھر بعد اس کے یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰ کے ہلاک کرنے کے بارے میں کہ کس طرح ان کو ہلاک کیا یہودیوں کے مذہب قدیم سے دو ہیں۔ایک فرقہ تو کہتا ہے کہ تلوار کے ساتھ پہلے ان کو قتل کیا گیا تھا پھر ان کی لاش کو لوگوں کی عبرت کے لئے صلیب پر یا درخت پر لٹکایا گیا۔اور دوسرا فرقہ یہ کہتا ہے کہ ان کو صلیب دیا گیا تھا۔اور پھر بعد صلیب ان کو قتل کیا گیا۔اور یہ دونوں فرقے آنحضرت ﷺ کے وقت میں موجود تھے۔اور اب بھی موجود ہیں۔پس چونکہ ہلاک کرنے کے وسائل میں یہودیوں کو اختلاف تھا بعض ان کی ہلاکت کا ذریعہ اوّل قتل قرار دے کر پھر صلیب کے قائل تھے اور بعض صلیب کو قتل پر مقدم سمجھتے تھے۔اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ دونوں فرقوں کا ردّ کر دے۔مگر چونکہ جس فرقہ کی تحریک سے یہ آیات نازل ہوئی ہیں وہ وہی ہیں جو قبل اَز صلیب قتل کا عقیدہ رکھتے تھے اس لئے قتل کے گمان کا ازالہ پہلے کر دیا گیا اور صلیب کے خیال کا ازالہ بعد میں۔

افسوس کہ یہ شبہات دلوں میں اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ عموماً اکثر مسلمانوں کو نہ یہودیوں کے فرقوں اور ان کے عقیدہ سے پوری واقفیت ہے اور نہ عیسائیوں کے عقیدوں کی پوری اطلاع ہے لہذا میں مناسب دیکھتا ہوں کہ اس جگہ میں یہودیوں کی ایک پرانی کتاب میں سے جو قریباً انیس سو برس (1900) کی تالیف ہے اور اس جگہ ہمارے پاس موجود ہے ان کے اس عقیدہ کی نسبت جو حضرت مسیح کے قتل کرنے کے بارے میں ایک فرقہ ان کا رکھتا ہے بیان کر دوں۔اور یاد رہے کہ اس کتاب کو نام تولیدوت یشوع ہے جو ایک قدیم زمانہ کی ایک عبرانی کتاب مصنفہ بعض علماء یہود ہے۔چنانچہ اس کتاب کے صفحہ 31 میں لکھا ہے۔”پھر وہ (یعنی یہودی لوگ) یسوع کو باہر سزا کے میدان میں لے گئے اور اس کو سنگسار کر کے مار ڈالا اور جب وہ مر گیا تب اس کو کاٹھ پر لٹکا دیا تا کہ اس کی لاش کو جانور کھائیں اور اس طرح مردہ کی ذلت ہو“۔اس قول کی تائید انجیل کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جہاں لکھا ہے کہ ”یسوع جسے تم نے قتل کر کے کاٹھ پر لٹکایا“ دیکھو اعمال باب 5 آیت 30۔

انجیل کے اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے قتل کیا پھر کاٹھ پر لٹکایا۔اور یاد رہے کہ جیسا کہ پادریوں کی عادت ہے انجیلوں کے بعض اردو ترجمہ میں اس فقرہ کو بدلا کر لکھ دیا گیا ہے۔مگر انگریزی انجیلوں میں اب تک وہی فقرہ ہے جو ابھی ہم نے نقل کیا ہے۔بہر حال یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یہودیوں کے حضرت عیسیٰ کے ہلاک کرنے کے بارے میں دو مذہب ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اوّل قتل کیا اور پھر صلیب دی پس اس مذہب کا بھی ردّ کرنا ضروری تھا۔اور ایسے خیال کے لوگوں کا پہلی آیت میں ذکر بھی ہے۔یعنی اس آیت میں کہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ (النساء: 158) پس جبکہ دعویٰ یہ تھا کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کیا تو ضرور تھا کہ پہلے اسی دعویٰ کو ردّ کیا جاتا۔لیکن خدا تعالیٰ نے ردّ کو مکمل کرنے کے لئے دوسرے فرقہ کا بھی اس جگہ ردّ کر دیا جو کہتے تھے کہ ہم نے پہلے صلیب دی۔پس اس ردّ کے لئے مَا صَلَبُوْهُ فرما دیا۔اور بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۔ترجمہ: یعنی عیسیٰ نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب دیا گیا بلکہ ان لوگوں پر حقیقت حال مشتبہ کی گئی۔اور یہود اور نصاریٰ جو مسیح کے قتل یا رفع روحانی میں اختلاف رکھتے ہیں محض شک میں مبتلا ہیں۔ان میں سے کسی کو بھی علم صحیح حاصل نہیں محض ظنون اور شکوک میں گرفتار ہیں اور وہ خود یقین نہیں رکھتے کہ سچ مچ عیسیٰ کو قتل کر دیا گیا تھا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم 170-172۔روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 337 تا 342)

درج بالا اقتباسات میں یہود اور نصاریٰ کے باہمی اختلافات کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصولی تعلیم بیان فرما دی ہے۔ تاہم معترض ارشاد انصاری صاحب کے اعتراضات کے حضرت اقدس علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں جوابات پیش خدمت ہیں۔

کیا لفظ صلیب توریت میں موجود نہیں؟

لفظ صلیب کا استعمال:

عبرانی توراۃ میں جو لفظ "talah al haes" آیا ہے سریانی آرامی اور عربی میں اس کے لئے ص-ل-ب کا مادہ استعمال ہوا ہے۔سکالرز نے اس کے تین ترجمے Impale, Hang, Crucify استعمال کئے ہیں۔

J.D Halperin لکھتے ہیں:۔

In Jewish sources the primary meaning of the Aramaic selibah or salab al qayysa , which renders the Hebrew talah al haes is to hang somebody on a pole with their arms tied around it . The pharse does not in itself indicate whether the culprit is killed before he is hanged on the pole. The origins of the traditions on hanging on the tree go back to the time when the term refered to crucifixion. When the Jewish sources were written down from the third century AD onwards, most of them relate the term to hanging. The specific meaning "crucify" is clear in the Esther".

(Halperin Crucifixion pp 37-40)

اس موضوع پر اتھارٹی سکالر David W. Chapman لکھتے ہیں:۔

The semantic ranges of Hebrew תלה and שלב (and their nominal cognates and Aramaic equilents) include the notion of crucify in post-bibilical Jewish literature.

(David W. Chapman, Perception of Crucifixion among Jews and Christians in the Ancient World. P-313. Tyndale Bulletin 51.2 (2000)

(David. W Chapman Ancient Jewish and Christian Perceptions of Crucifixion. Wissemschaftlich Untersuchungen zum Neuen Testament Series 2. No. 24 September 2008 - J.C.B. Mohr - ISBN: 97831614957934)

David W Chapman اس موضوع پر اپنی جامع کتاب Ancient Jewish and Christian Perceptions of Crucifixion میں مزید تفصیل کے ساتھ اس بارے میں دو الگ الگ موقف پیش کرتے ہیں۔

پہلا موقف یہ ہے:۔

In a later article Baumgarten clarifies his understanding of the semantic range of צלב he allows a few instances where צלב signifies hanging and not crucifixion(pp8-9). Those uses of slb in Syriac, Mandiac, and Christian Palestinian Aramiac (which use the term to signify crucifixion)are dominated by Christian theological assertions, and are thus not relevant when examining צלב reflect standard rabbinic interpretations of those biblical passages thus showing that the targumim did not contravene the standard rabbinic understanding of bodily suspension (i.e, that crucifixion is not an viable means of execution; p.9)

دوسرا موقف یہ ہے:۔

An article by D. J. Halperin portrays an almost entirely opposite view from that of Baumgarten, since halperin holds that צלב generally designates crucifixion. Halparin emphasizes the evidence of Syriac, Mandaic, and Christian Palestinian Aramaic with regard to slb (pp. 37-38). He also contends that צלב in the tergumim is only used in reference to the penal bodily suspension of humans either living or dead(p.38). And Halperin nothing certain rabbinic Hebrew uses of צלב and its cognates that clearly denote crucifixion in the rabbinic writings (38n), argues that the Esther Targumim plainly intend crucifixion in their use if צלב (p.39), Finally, he contends that there are places in rabbinic Hebrew where צלב actually replaces צלב as a term for crufixion, thus showing that the meturgeman could very well have thought that צלב in the biblical texts referred to a form of punishment implying crucifixion or something resembling it (on this basis צלב, a tem normally designating crucifixion, was extended to include post-mortem suspension). With this argumentation Halperin states:

One gathers that the primary meaning of Targumic selab meaning that suface when writers are composing freely and without the restriction imposed by the Hebrew text is crucifixion.......There is no evidence that the verb is ever used for hanging by the neck. In Targ. Ruth 1:17, where a form of execution is obviously designated, the burden of proof rests heavily upon the scholar who would see in selibat qesa anything other than crucifixion (pp.39-40)

خود David کی کتاب کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ:۔

Previous studies have demonstrated how pervasive in antiquity was the view of the cross as a terrible and shameful death. In this volume, the author provides further evidence of such views in ancient Jewish communities. More positive perceptions could also be attached to crucifixion insofar as the death could be associated with the innocent sufferer or martyr as well as with latent sacrificial images. Christian literature, proclaiming a crucified Messiah, betrays awareness of these various perceptions by seeking to reject or transform negative stereotypes, or by embracing some of these more positive associations. Thus early Christian literature on the cross exhibits, to a greater degree than is commonly recognized, a reflection upon the various Jewish perceptions of the cross in antiquity.
http://www.coronetbooks.com/books/anci5793.html

خلاصہ یہ کہ:۔

(1) عبرانی "ت ل ہ" دیگر سامی السنہ کے "ص ل ب" کا مکمل مترادف ہے۔

(2) سریانی اور آرامی توراۃ میں ص ل ب کا مادہ ت ل ھ کے متبادل کے طور پر بکثرت آیا ہے۔

(3) ت ل ھ اور ص ل ب دونوں کو Crucifixion/impaling/hanging کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

(4) ربانی یہودی فریسی علماء نے "صلیب" کے لفظ کے مفہوم کو وسیع کر کے مرنے کے بعد لٹکانے پر اس کا استعمال شروع کیا۔ ورنہ پہلے یہ صرف زندہ لٹکانے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

کیا توریت میں زندہ صلیب دینے کی تعلیم موجود نہیں؟

یہ بات بالکل غلط ہے کہ توریت اور کتب انبیاء میں زندہ صلیب کی تعلیم موجود نہیں۔

گنتی باب 25 کی مندرجہ ذیل آیات میں حضرت موسیٰ کو حکم ہے کہ قوم کے سرداروں کو دھوپ میں impale/crucify/hang کرو۔

וַיֹּאמֶר יְהוָה אֶל-מֹשֶׁה, קַח אֶת - כָּל -רָאשֵׁי הָעָם, וְהוֹקַע אוֹתָם לַיהוָה, נֶגֶד הַשָּׁמֶשׁ ; וְיָשֹׁב חֲרוֹן אַף - יְהוָה, מִיִּשְׂרָאֵל.

And the LORD said unto Moses: 'Take all the chiefs of the people, and hang them up unto the LORD in face of the sun, that the fierce anger of the LORD may turn away from Israel:

וַיֹּאמֶר מֹשֶׁה, אֶל - שֹׁפְטֵי יִשְׂרָאֵל : הִרְגוּ אִישׁ אֲנָשָׁיו, הַנִּצְמָדִים לְבַעַל פְּעוֹר.

And Moses said unto the judges of Israel: 'Slay ye every one his men that have joined themselves unto the Baal of Peor.'

اسی طرح 2 سموئیل باب 21 کی مندرجہ ذیل آیات میں ساؤل کے سات بیٹوں کو حضرت داؤد کے حکم پر زندہ impale/crucify/hang کرنے کے لئے جبعونیوں کے حوالے کرنے کا ذکر ہے۔

ו ינתן- (יֻתַּן-) לָנוּ שִׁבְעָה אֲנָשִׁים, מִבָּנָיו, וְהוֹקַעֲנוּם לַיהוָה, בְּגִבְעַת שָׁאוּל בְּחִיר יְהוָה ; {פ}וַיֹּאמֶר הַמֶּלֶךְ, אֲנִי אֶתֵּן.

6. let seven men of his sons be delivered unto us, and we will hang them up unto the LORD in Gibeah of Saul, the chosen of the LORD.' And the king said: 'I will deliver them.

7. But the king spared Mephibosheth, the son of Jonathan the son of Saul, because of the LORD'S oath that was between them, between David and Jonathan the son of Saul.

ח וַיִּקַּח הַמֶּלֶךְ אֶת-שְׁנֵי בְּנֵי רִצְפָּה בַת-אַיָּה, אֲשֶׁר יָלְדָה לְשָׁאוּל, אֶת-אַרְמֹנִי, וְאֶת-מְפִבֹשֶׁת; וְאֶת-חֲמֵשֶׁת, בְּנֵי מִיכַל בַּת- שָׁאוּל, אֲשֶׁר יָלְדָה לְעַדְרִיאֵל בֶּן-בַּרְזִלַּי, הַמְּחֹלָתִי.

8. But the king took the two sons of Rizpah the daughter of Aiah, whom she bore unto Saul, Armoni and Mephibosheth; and the five sons of Michal the daughter of Saul, whom she bore to Adriel the son of Barzillai the Meholathite;

ט וַיִּתְּנֵם בְּיַד הַגִּבְעֹנִים, וַיֹּקִיעֻם בָּהָר לִפְנֵי יְהוָה, וַיִּפְּלוּ שבעתים (שְׁבַעְתָּם), יָחַד ; והם (וְהֵמָּה) הֻמְתוּ בִּימֵי קָצִיר, בָּרִאשֹׁנִים, תחלת (בִּתְחִלַּת), קְצִיר שְׂעֹרִים.

9. and he delivered them into the hands of the Gibeonites, and they hanged them in the mountain before the LORD, and they fell all seven together; and they were put to death in the days of harvest, in the first days, at the beginning of barley harvest.

יג וַיַּעַל מִשָּׁם אֶת-עַצְמוֹת שָׁאוּל, וְאֶת- עַצְמוֹת יְהוֹנָתָן בְּנוֹ ; וַיַּאַסְפוּ, אֶת-עַצְמוֹת הַמּוּקָעִים.

13. and he brought up from thence the bones of Saul and the bones of Jonathan his son; and they gathered the bones of them that were hanged.

بعد ازاں مشناہ و تالمود کے دور میں علمائے یہود نے ان دونوں مقامات کا انکار نہیں کیا۔ تاہم انہیں "استثنائی" قرار دے کر اپنا تعامل ان کے خلاف متعین کیا۔

اسی طرح توریت کے بعد پہلی کتاب یشوع باب 8 میں عی کے بادشاہ کو حضرت موسیٰ کے خلیفہ اول یوشع بن نون کے زندہ لٹکانے کا واضح ذکر موجود ہے۔

کیا یہود میں زندہ صلیب دینے پر تعامل نہیں تھا؟

یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ بنی اسرائیل و یہود میں زندہ صلیب دینے پر تعامل موجود نہ تھا گنتی 5-25/4 اور 2 سموئیل 9-21/7 سے بات بالکل صاف ہے کہ یہ تعامل موجود تھا۔ بہت تحقیق کے بعد سکالرز کی یہ رائے ہے کہ بنی اسرائیل میں زندہ صلیب دینے پر تعامل رہا ہے اور بعض فرقے اس کے قائل رہے ہیں۔

".a significant modern debate has regard concerning whether or not some Jewish groups believed crucifixion was a viable means of execution in fact , this has been the principal concern of many scholars."(p-33)

Indeed the Temple Scroll, the Peshitta to Deut 21:22 and philo's Leg.iii. 151-152 all probide independent testimony to an ongoing executionary reading of the legal text of Deuteronomy 21: 22-23" (p: 35)

وہ فرقے جو زندہ صلیب کے قائل ہیں

جوزیفس نے اسکندر جانوس (126BC-76BC) مشہور یہودی بادشاہ کے 800 یہودیوں کو زندہ صلیب دینے اور ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بیوی بچوں کو قتل کرنے کا ذکر اپنی دونوں کتب میں کیا ہے۔ اور ایسا اس نے اپنے بعض رفقاء کے مشورے سے کیا جن میں سے کم از کم ایک صدوقی تھا۔ اسکندر جانوس بیک وقت بادشاہ اور کاہن اعظم بھی تھا وہ کھلم کھلا توراۃ کی کسی ''نص صریح'' کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ صدوقیوں یا کسی دوسرے فرقے یا فقیہ نے اسے ایسا جواز فراہم کیا جس کی بنا پر اس نے 800 افراد کو جو یہودی المذہب اور اسرائیلی النسل تھے زندہ مصلوب کیا۔ اور بحالتِ مصلوب ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بال بچوں کو مروایا۔

اسی طرح صحائف قمران کی دریافت کے بعد سے سکالرز کا ایک طبقہ یہ اصرار کر رہا ہے کہ ایسینی فرقہ یا کم از کم اس کے بعض گروہ زندہ صلیب دینے کے قائل تھے۔

جیوش انسائیکلوپیڈیا میں زیر لفظ سکندر جانوس لکھا ہے:

"Upon the advice of a Sadducee favorite named Diogenes he caused in one day 800 captured Pharisees to be nailed on crosses."

oshe J. Bernstein یہودی سکالر لکھتے ہیں:

"The first passage from the Temple Scroll published and discussed at length by Yodin , Column 64, lines 6-13 . Attention has been focused on the relationship between the exegesis in the Scroll and that in 4Qp nahum, and Concomitant Conclusions have been drawn on the use of hanging/crucifixion as a Jewish death penalty in which, in turn, may shed light on a variety 8 NT passages dealing with crucifixion. " *(Deut.21:23)*

בי קללת אלהיםת לוי

A study in Early Jewish Exegesis, Moshe J. Bernstein Yeshiva University. The Jewish Quarterly Rewiew LXXIV No. 1 (July.1983)21-45

بلکہ رومن دور میں تو یہودی ربی لوگوں کو پکڑ پکڑ کر رومن حکومت کے حوالے کیا کرتے تھے تا کہ ان کو صلیب دی جا سکے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

"The rabbis also speak of one of their own (R. Eleazar) joining forces with the Romans to conquer banditry; he detects brigands and hands them over to the Romans for crucifixion. Further, early rabbinic writings associate crucifixion as part of the Hadrianic persecution of those martyrs who continue to practice Judaism. Therfore, in rabbinic sources a variety of perspectives are attached to traditional accounts of crucifixion. Crucifixion can signal the horrible death of innocent sufferers of martyrs, but it can also imply the just recompense for banditry or witchcraft."

David. W Chapman Ancient Jewish and Christian Perceptions of Crucifixion. Wissemschaftlich Untersuchungen zum Neuen Testament Series 2. No. 24 September 2008 - J.C.B. Mohr - ISBN: 97831614957934

صحائف قمران میں زندہ صلیب دینے کی تعلیم واضح طور پر موجود ہے

وہ اصل تعلیم جس کو کسی زمانے میں حذف کر کے اس کی جگہ استثناء کی آیت 23-21/22 کی موجودہ تشریح شامل کی گئی ہے اب صحائف قمران سے دستیاب ہو چکی ہے۔ (صحائفِ قمران یعنی Dead Sea Scrolls جو اب تک دریافت شدہ تورات، کتبِ انبیاء اور دیگر یہودی کتب کی قدیم ترین لائبریری ہے مخفف کے طور پر اسے DSS لکھا جاتا ہے)

4Q Temple Scroll (4Q524) میں واضح طور پر زندہ صلیب دینے کی تعلیم موجود ہے۔ یہ وہ صحیفہ ہے جو بالکل الگ رنگ میں استثناء کی تعلیمات کو پیش کرتا ہے۔ 1956ء میں بحیرہ میت کے شمالی علاقے سے اس کے دو نسخے دریافت ہوئے اس کا زمانہ دوسری صدی قبل مسیح متعین کیا گیا۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ قوم کی جاسوسی، قوم کو غیر کے حوالے کرنے اور اپنے لوگوں سے غداری کی سزا زندہ صلیب دینا ہے۔ اور ایسا دو تین گواہیوں پر ہو سکتا ہے۔

استثناء کی متعلقہ آیات کی اس صحیفہ میں یہ شکل ہے۔

If a man commits a crime punishable by death, and he defect into thy midst of the nations and curses his people, the children of Israel. You shall hang him also on the tree so that he dies. And their bodies shall not remain upon the tree, but you shall bury them the same day, for those who hang on the tree are accursed by God and man, you must not defile the land which I give you as an inheritance. *(Temple Scroll 64: 6-13)*

لفظی ترجمہ عبرانی متن:

4Q524 (4QTemple)

4QTemple Scroll Frag. 14

1]vacat?[הרע מקרב]כה [ו]כ[ול רוי ישראל ישמעו ויראו[

2 כי יהיה [איש רכיל בעמו] ומשלים את עמו לגוי נכר ועושה רעה בעמו ותליתמה אותו על העץ וימת על פי שנים[

3 [עדים ועל] פי שלושה עדים כי יהיה באיש חטא משפט מות ויברח[vacat יומת ותמה יתלו אותו על העץ אל תוך הגואים[

4 [ויקלל את ע]מו את בני ישרא]ל ותליתמה גם אותו על העץ וימות ולוא תלין נבלתמה על העץ כי קבור תקוברמה ביום ההוא [כי יהיה לאיש רז vacat לוא [תלבוש שטנז צ]מר ופשתים יחדו

5]Vacat[סורר ומורה איננו שומע בקול אביהו ואמו ותפשו [

6 [בו והוציאהו א]ל[זק[נ]י[עירו[...]

Frag. 14 (= 11Q19 lxiv I (the evil from) your

[Midst, and a [II the children of Israel shall hear and fear. Blank?] 2 [If] a man passes on information against his people [or betrays his people to a foreign nation, or or does evil against this people, you shall hang him from a tree and he will die. On the evidence of two] 3 [witnesses or on] the evidence of three witnesses [he shall be put to dead and they shall hang him on the tree.

Blank. if it happens that a man has comitted a capital offence and he escapes amongst the nation] 4 (and curses] his [People] the children of Israel, he also shall hang on the tree and he will die. And their corpse shall not spend the night on the tree; instead you shall bury them that day) 5 [Blank] You shall [not] wear a garment of diverse kinds, of woolen and linen together. Blank If a man has a stubborn and rebellious son, who will not obey the voice of his father or the voice of his mother, they shall lay hold [6 [of him and shall bring him out to [the elders of] his city [......]

(The Dead Sea Scrolls Study Edition/ed byFlorentino Garcia. Martinez and Eibert J.C.Tigchelaar. Leiden; New York; Koln: Brill p.1050-1051)

اس کے علاوہ وہ صحائف قمران میں کتاب ناحوم کی تفسیر میں بھی زندہ صلیب کا ذکر موجود ہے۔

Frags. 3-4 i 4QpNah

5 וימלא טרף חורה
ומעונתו טרפה פשר
הדבר [על כפיר
החרון אשר יכה
בגדוליו ואנשי עצתו]
6 את פשרו על *vacat*
פתאי אפרים ואשר
אמר וימלא טרף
[חורה ומעונתו טרפה
כפיר החרון]
7 אשר ימלא חורה
רוב פגרי לעשות נק
[מות בדורשי החלקות
אשר יתלה אנשים
חיים]
8 על העץ לפעול
תועבה אשר לוא
יעשה [בישראל
מלפנים כי לתלוי חי
על העץ] י[קרא הנני
אלי]כה
9 [נא]ם יהוה צבאות
והבערתי בעשן
רובכ]ה וכפיריכה
תאכל חרב והכר]תי
מארץ פש]רו רובכה
הם
10 *vacat* ולא י]
שמע עוד קול
מלאכיכה *vacat* ט
[רפה גדודי חילו א
[...]ם וכפריו הם

11 גדוליו]ואנשי
עצתו[... וטרפו הוא
ההון אשר קב]צו
כוה]ני ירושלים אשר]
12 י]תנוהו ע ...[
א]פרים ינתן *vacat*
[...]ישראל

Frags. 3 + 4 col. i

5 [and fills] his cave with prey, and his den with spoil. The interpretation of the word concerns the Angry Lion

[with his nobles and the men of his counsel

6] the simple folk of Ephraim. And concerning what he says: Nah 2:13 he fills[his cave]with prey[and his den with spoils, Blank Its interpretation concerns the Angry Lion 7] who filled his cave with a mass of corpses, carrying out rev[enge against those looking for easy interpretations, who hanged living men 8 [from the tree, committing an atrocity which had not been committed] in Israel since ancient times, for it is [horrible for the one hanged alive from the tree. Nah 2:14 See, I am against [you]! 9 Orac]le of yhwh of Hosts. I shall burn your [throng in the fire]and the sword will consume your cubs. [I will] eradicate the spoils [from the earth],{Blank} 10 and no (longer) will[the voice of your messengers be heard.

Blank]its [interpre]tation "Your throng" are his gangs of soldiers (..); his cubs are 11 his nobles (and the members of council,...) and "his spoils" is the wealth which 12 they will deliver[.. Ephraim, will be given Israel [...] Blank

The Dead Sea Scrolls Study Edition by Florentino Garca/ Edition Martnez and Eibert J. C. Leiden, Brill p 336-337

استثناء باب 21 آیت 22۔23 کا ترجمہ دو طرح کیا جا سکتا ہے:

کوئی شخص بھی اس بات کا پابند نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ان آیات کا وہ ترجمہ من وعن تسلیم کر لے جو متاخر دور کے یہودی ربی کرتے رہے ہیں بطورِ خاص صحائف قمران کی دوسرے ترجمے کے حق میں دلیل دریافت ہو جانے کے بعد آیت 22 میں "اور " کا ترجمہ واو حالیہ کی صورت میں کرنا بالکل درست ہے۔ اس بات کو Torlief Elgvin نے بھی درست تسلیم کیا ہے جو Caspari Centre of Biblical and Jewish Studies Jerusalem کے سابقہ ڈائریکٹر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"In Deutronomy it is not clear whether the evildoer should be hanged alive upon the tree or only his corpse after he is executed (most interpreters do not note that the Hebrew can be translated either "is put to death and you there after hang him on a tree" or is put to death when you hang him on a tree). The temple scroll clearly ordains that certain evildoers shall be executed by being hanged alive on the tree."

(Torleif Elgvim ,Themelion Vol.22:3, The Messiah who was cursed on the Tree.p.14)

Torlief Elgvin استثناء باب 21 آیت 23 میں "ملعون" کے مختلف تراجم کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

Christian interpreters (and Jewish ones until the time of Judaism usually regard the phrase "qi lelai elchim" as a subjective genitive "a curse of God", and translate it "accursed by God". Jewish translations recorded from the Mishnah (C.AD 220 omwards have read the phrase as an objective genitive, "an affront to God" [So also recently Tanakh. The Holy Scriptures. The New JPS translation According to the Translational Hebrew text. Philadelphia/ Jerusalem, 1985). Early Jewish Sources see a double meaning in these words: in light of Ex.22:28, do not curse God, the verse from Dt. also carries the meaning hung on the tree is [the one] cursing [blaspheming] God;
Among them is the Temple Scroll, which probably understood the
both deutronomic qilelat elohim
as cursing God (and Israel), and "being accursed by God (and man).

(Torleif Elgvim ,Themelion Vol.22:3, The Messiah who was cursed on the Tree.p.14

کیا یہ عقیدہ یا تصور یہود کی کتب میں نہیں پایا جاتا کہ صلیبی موت لعنتی موت شمار ہوتی تھی؟

یہ بات بھی غلط ہے کہ یہودی علماء لٹکا کر مارے جانے یعنی صلیب کو لعنتی نہیں سمجھتے تھے۔ فریسی طبقہ ایسا ہی سمجھتا تھا کہ مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ مثلاً دوسری صدی کے اوائل میں Rabbi Meir لکھتا ہے:۔

"Any one who is hanged on a tree that is a curse of God " it means Why was he hanged because he cursed the name of God, and furthurmore, the hanged one leaves e name of God profaned...

(Midrash Tannaim to Dt, 21:23, Mishnah Sanhedrin 9:5, Tosefta Sanhedrin 9:7, Talmud Bavil Sanhedrin 46b)

آج بھی یہودی یہی مانتے ہیں۔ ذیل میں "کارایم" فرقے کے یہودی عالم کی کتاب کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:۔

Galatians 3:13, Paul says, "Christ has redeemed us from the curse of the law, being made a curse for us; for it is written, Cursed is every man that hangeth on a tree." It is a most extraordinary conclusion, that an ignominious death, suffered by Jesus, should have become the means of releasing his followers from their adherence to the ancient law of God, in order not to be subjected to the curse of the law. Surely submission to, and not abandonment of the law, should have been recommended.

אמונה חזוק

(Faith Strengthened) by Isaac Ben Abraham of Troki Chapter 89 - Part 2

لٹکا کر مارنا یا مار کر لٹکانا؟

کیا استثناء باب 1 آیت 22۔23 کے ترجموں میں فرق ہے یا تحریف کی گئی ہے؟

استثناء کی یہ آیات تورات کی ان آیات میں سے ہیں جن کے کئی کئی تراجم ہوئے ہیں اور لغت سب کی متحمل ہوئی ہے۔

گنتی باب 25 اور 2 سموئیل باب 21 میں زندہ لٹکانے کا صاف جواز موجود تھا۔

یوشع بن نون کے واقعہ (یشوع باب 8 آیات 28-29) صاحب یوسف (پیدائش باب 40 آیت 19-20) اور ہامان وزیر اخسویرس والے واقعہ (آستر باب 9 آیت 14) ان سب کی مجموعی بحث نے بنی اسرائیلی فقہاء کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک وہ جو مذہبی اور قومی نوعیت کے سنگین جرائم کے مرتکب کو لٹکا کر مارنے کو جائز قرار دیتے اور ایسے مجرم کو ملعون قرار دیتے تھے۔ دوسرا وہ طبقہ جو فریسی خیال کا تھا اور واضح زندہ لٹکانے کے واقعات کو استثنائی قرار دے کر استثناء باب 21 آیت 22۔23 میں موجود "واؤ حالیہ " کو عام "واؤ " قرار دے کر مارنے کے بعد لٹکانا درست قرار دیتا تھا۔ استثناء باب 21 آیت 23 میں بھی ترجمے کا فرق تھا۔ ایک گروہ لٹکائے جانے والے کو معلون قرار دیتا تھا۔ ایک اس کے لٹکائے جانے کو باعث لعنت قرار دیتا تھا۔ ایک گروہ شام کے بعد لٹکائے جانے کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث قرار دیتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب استدلال و تراجم ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اور مسیحیت کے آغاز کے بعد تارگم کے راستے پشیتہ اور مسورائی اور سبعینہ کے راستے یونانی اور لاطینی تراجم میں در آئے۔ چونکہ 70 عیسوی کے بعد ربانی فریسی یہودیت ہی بڑے گروہ کی شکل میں باقی رہ گئی تھی۔ لہذا یہودی تراجم میں ربانی فریسی ترجمہ ہی غالب رہا۔ حتی کہ صحائف قمران کی بازیافت نے معاملہ کو دوبارہ آغاز سے اٹھا دیا۔

پولوس نے فریسی ہونے کی وجہ سے فریسی ترجمے کو ترجیح دی۔

چونکہ پولوس خود فریسی تھا لہذا فریسی ترجمہ میں "واؤ" کی صورت حال سے واقف تھا۔ اس نے بجائے اس کہ " واؤ حالیہ "پر زور دیتا (اور ایسا زور اس نے ایسینیوں اور صدوقیوں سے نفرت کی وجہ سے نہیں دیا۔ جو واؤ کی موجودگی کے باوجود ترجمہ کاٹھ پر لٹکا کر مارنا ہی کرتے تھے) فریسی ترجمہ اپنے عقیدے کے حق میں استعمال کرنے پر زور دینا شروع کیا اور یہ تعلیم دی کہ مسیح نعوذ باللہ پہلے مارا گیا پھر صلیب پر لٹکایا گیا۔ (اعمال 5/30)۔

یہود کے اس استدلال کا کہ اس آیت کی روشنی میں ہم مسیح کو سچا مسیح تسلیم ہی نہیں کر سکتے پولوس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے چڑ کر جہاں مسیح کو نعوذ باللہ ملعون مانا وہاں شریعت کو بھی لعنت قرار دے دیا۔ چونکہ وہ صلیب پر موت کا قائل تھا، اس لئے ہر دو ترجموں سے اسے اس رنگ میں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ لعنتی موت کا انکار کر سکتا۔ یوں اس کا عقیدہ کچھ یوں بنا:۔

1۔ کاٹھ پر لٹکا کر مارا جانے والا معلون۔ لہذا نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام پولوس کے نزدیک معلون برائے بنی نوع انسان۔

2۔ اور شریعت ایک لعنت کیونکہ یہود غیر اقوام کی حکومت میں اس پر مکمل عمل نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ تمام یہود جو مسیح کی آمد کے بعد بھی شریعت پر عمل کی کوشش کرتے ہیں وہ سب بھی لعنت کے طوق کے نیچے ہیں۔

یوں اس نے بزعم خود شریعت یہود پر عمل کرنے والے سب یہودیوں کو لعنتی قرار دے کر ان کے اس الزام کا کہ ہم صلیب پر مرنے والے کو مسیح نہیں مان سکتے یہ جواب دیا کہ مسیح نے مصلوب ہو کر ان سب کی لعنت اٹھالی جو اس پر ایمان لائے۔ اب وہ شریعت کی پابندیوں کے نیچے نہیں، لیکن جو یہودی صلیبی موت اور بنی نوع کی خاطر اس کے ملعون ہونے پر ایمان نہ لائے وہ بھی ملعون ہے۔ کیونکہ وہ شریعت پر عمل کرنے سے جبراً روک دیا گیا ہے، اور شریعت اس کے لئے باعث لعنت ہوگئی ہے۔

یہود کے نصاریٰ کو استثناء باب 21 آیت 22-23 کے مسیح پر اطلاق کر کے زچ کرنے نے نصاریٰ کو اس کا غلط اطلاق کرنے پر اکسایا۔

دوسری صدی عیسوی کے مشہور مسیحی عالم Justin کا Trypho نامی یہودی سے مناظرہ ہوا جو Dialogue with Trypho the Jew کے نام سے معروف ہے۔ اس کے باب 89-96 میں Trypho یوں اعتراض کرتا ہے:۔

But this so called Messiah of yours was dishonourable and inglorious, so much so that the last curse contained in the torah of God fell on him, for he was crucified, but whether the messiah should be so shamefully crucified, this we are in doubt about. For whosoever is crucified is said in the torah to be accursed.

جواب میں ابواب 89-94 میں جسٹن پرانے عہد نامے کے حوالوں سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ صرف ظاہر میں مسیح صلیب پر ملعون ہوا (نعوذ باللہ) اور ابواب 95-96 وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مسیح نے بنی نوع انسان کی لعنت اٹھائی (نعوذ باللہ)۔

باب 96 میں وہ یہ پوزیشن لیتا ہے کہ:۔

the crucified one was not really cursed by God .But the torah fortold that the Jews would curse the Christians and Christ himself in their Synagogues.

صاف ظاہر ہے کہ "کرسچن "فرقے کی گردن کو یہودی اس طرح اس حربہ سے دبوچ لیتے تھے کہ ان سے کہلوا ہی لیتے تھے کہ ان کا فرضی معبود یہودی شریعت کے مطابق ملعون ہے۔

ایک سکالر کے الفاظ میں:۔

"So the Jews must have looked upon the crucified Jesus as accursed by GodThe allusions to Deut.21.23 in Acts 5.30,10.39; 1Pet 2.24 suggest that from the beginning Christians encountered Jewish opposition the based upon Deut.21.23 to their proclamations of Jesus as the Messiah. The Christians would hardly applied Deut.21.23 to Jesus on their own initative .Rather they must have taken in from their Jewish opponents ,and turned it into a weapon of counter attack."

اس کے برعکس ناصری موحد فرقے پر نہ یہود کا یہ استدلال کارگر تھا اور نہ پولوس کا رد اور جوابی استدلال۔ وہ واقعہ صلیب کو deed of shame قرار دیتے تھے۔ یعنی شرم ناک واقعہ لیکن چونکہ وہ اسینی تعلیمات کے حامل تھے اس لیے سمجھتے تھے کہ راستباز استاد کو اس غلط فرد جرم اور سزا سے اللہ تعالیٰ نے جزوی تکلیف کے سوا بچالیا اور وہ زندہ رہا۔ 70 عیسوی میں یہود کی تباہی کو اس کے نتیجے میں آنے والا عذاب سمجھتے تھے۔

استثناء 21/22-23 کے مختلف versions کا تقابل

استثناء 21/22-23 ایسی آیات ہیں جن کے صلیب کے حوالے سے مختلف موقف رکھنے والے یہودی فرقوں نے مختلف ترجمے کئے ہیں مثلاً تارگم یروشلمی جو تارگم سوڈو جوناتھن بھی کہلاتی ہے اس کا ترجمہ یوں ہے۔

"When a man hath become guilty of the judgment of death.And you hang him on a beam ,his body shall not remain upon the beam ,but he shall be certainly buried on the same day; for it is execrable before God to hang a man, that his guilt gane occasion for it ; and because he was made in the image of God, you shall bury him at the going down of the Sun,lest Wild beasts abuse him,and lest you overspread your God giveth you to possess, with the dead bodies of criminals . *(Ps Jon. Deut.21-26)*

موازنہ تراجم.

ذیل میں چند قدیم و جدید تراجم کا تقابلی چارٹ دیا جارہا ہے تا کہ عبرانی متون کا باہمی فرق مع ترجموں کے فرق کے سامنے آسکے۔

Dead Sea Scrolls (مروجہ استثناء)

When some one is convicted of a capital offence and is executed and you hang him on a tree.

پشیتہ (Lamsa)

And if any man has committed a sin worthy of death, and he is crucified on a tree, and thus put to death.

قدیم عربی ملکی ترجمہ

و اِن اذنب رجل ذنبا فليقتل و يصلب على الخشبه

جیوئش فیملی بائبل 1884ء

And if a man committed a sin worthy of death, and he be to be put to death, and thou hang him on a tree.

پشیتہ دیگر

and if a man be guilty on account of a sin worthy of death, and be hung upon a tree and be put to death.....".

انگریزی ترجمہ مسورائی 1917ء

And if a man have committed a sin worthy of death and thou hang him on a tree.

Targum Onq.

For because he hath sinned before God he is hung.

Symm (ابیونی)

Propter blashemiam Dei suspensus est, "for he that blasphemeth God is hung"

(2)

Dead Sea Scrolls (مروجہ استثناء)

His body shall not remain all night on the tree,

پشیتہ

His body shall not remain all night upon the tree.

قدیم عربی ملکی ترجمہ

ولا يبات جسده على الخشبة

جیوئش فیملی بائبل

His body shall not remain all night upon the tree.

Masoretic ترجمہ

جیوئش پبلیکیشن سوسائٹی فلاڈلفیا 1917ء

His body shall not remain all night upon the tree.

(3)

Dead Sea Scrolls (مروجہ استثناء)

But you shall indeed bury him that same day.

پشیتہ

But you shall bury him the same day

قدیم عربی ملکی ترجمہ

لكن يدفن من يومه۔

جیوئش فیملی بائبل

But thou shalt in any wise bury him that day.

انگریزی ترجمہ مسورائی 1917ء

But thou shalt surely bury him the same day.

(4)

Dead Sea Scrolls (مروجہ استثناء)

For any one who is hanged is under God's curse.

پشیتہ (Lamsa)

For he who shall revile God ,shall be crucified,

قدیم عربی ملکی ترجمہ

من اجل انه ملعون كل مرفوع على الخشبة

جیوئش فیملی بائبل

For he that is hanged is accursed of God:

Targum Pseudo-Jonathan

Since it is an affront to God to hang a man , same for when his sin cause it for him.

پشیتہ دیگر

ܡܛܠ ܕܨܚܐ ܗܘ
ܠܐܠܗܐ ܙܩܝܦ

For an insulter of God is the one hanging (impeled/Crucified)

انگریزی ترجمہ مسورائی 1917ء

For he that is hanged is a reproach unto God ;

Ariston of Pella (2nd Cent.)

For it is contempt before God to hang a man ,except his sins have caused it.

Dead Sea Scrolls (مروجہ استثناء)

You must not defile your land which the LORD your (God) is giving to (you) as an inheritance

2nd Cent. Ariston of Pella

And because he is made in the image of God,thou shall bury him,.

قدیم عربی ملکی ترجمہ

ترجمہ ندارد۔

جیوئش فیملی بائبل

That thy land be not defiled , which the LORD thy God giveth thee for an inheritance.

انگریزی ترجمہ مسورائی 1917ء

That thou defile not thy land which the LORD thy God giveth thee for an inheritance.

Rashi

It is a slight to the king , because man is made in image of God.

پشیتہ

And you shall not defile your land , which the LORD your God gives you for an inheritace.

انگریزی ترجمہ مسورائی 1917ء

That thou defile not thy land which the LORD thy God giveth thee for an inheritance.

2nd Cent. Ariston of Pella

And because he is made in the image of God,thou shall bury him,.

Rashi

It is a slight to the King ,because man is made in image of God.

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ ابتدا میں اگرچہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ زندہ صلیب دینے کا ذکر تھا لیکن تورات کے بعد جو دور آیا اس میں بنی اسرائیل کے کچھ گروہ زندہ صلیب دینے کو جائز سمجھتے تھے جبکہ فریسی مسلک ان کے برخلاف تھا۔ مسیح کے زمانہ میں سیاسی و مذہبی غلبہ صدوقی فرقہ کو حاصل تھا جو زندہ صلیب دینے پر فریسیوں سے مختلف نظریہ رکھتا تھا۔ لیکن صدوقی کنٹرول کی سنہدرین کے پاس ازخود صلیب پر مارنے کا اختیار نہیں تھا۔ لہذا یہ مطالبہ پیش کیا گیا کہ رومن گورنر اپنی صوابدید پر مسیح علیہ السلام کو صلیب دے تا کہ سنہدرین کی من پسند سزا بھی لاگو ہو جائے اور رومن قانون کی خلاف ورزی بھی نہ ہو۔ اب جبکہ صدوقی اور بعض دیگر فرقوں میں بغاوت اور غداری کی سزا صلیب تھی اور رومن بھی بغاوت کی سزا صلیب دے کر دیتے تھے، سنہدرین نے اپنی سزا کے نفاذ کے لیے رومن گورنر کو اس طرح مجبور کیا کہ اسے ڈرایا کہ اگر اس نے رومن قانون کے تحت مسیح کو صلیب نہ دی تو وہ روم میں شہنشاہ کے پاس اپیل کریں گے کہ گورنر نے شہنشاہ کے باغی کو چھوڑ دیا ہے اس حربہ سے انہوں نے پیلاطوس کو مجبور کر دیا کہ وہ مسیح کو صلیب کی سزا رومن قانون کے تحت دے۔

بعد ازاں چونکہ 70 عیسوی کے انقلاب کے بعد فریسی ربانی فرقہ ہی اکثریت میں تھا اس لئے استثنا کی ان آیات کا فریسی ورشن ہی زیادہ تر رائج رہا۔ البتہ اس سے پہلے اور بعد ہر دو دور میں زندہ صلیب دینے والا ترجمہ بھی موجود رہا۔ جس کے ثبوت ٹارگم یروشلمی اور صحائف قمران کا ٹمپل سکرول والا ترجمہ ہے۔ اسی طرح "ملعون "کے ترجمے میں بھی اختلاف ہمیشہ موجود رہا ہے۔ کسی نے مصلوب کو ملعون قرار دیا۔ کسی نے شام کے بعد صلیب دینے کو ملعون عمل قرار دیا۔ اور کسی نے "ملعون "کی جگہ باعث ناراضگی ترجمہ کیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

ہم سے رابطہ کے لئے e-mail کا پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کا سیدنا طاہر نمبر

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا رسالہ ’’نورالدین‘‘ (2008ء شمارہ 3) ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ کے طور پر ایک خصوصی اشاعت ہے۔ A4 سائز کے قریباً چارصد صفحات پر مشتمل اِس ضخیم رسالہ کے اڑہائی صد صفحات جرمن زبان میں جبکہ باقی اردو زبان میں ہیں۔ اگرچہ چند مضامین جماعت احمدیہ برطانیہ کے ’’سیدنا طاہر نمبر‘‘ اور بعض دیگر جرائد سے منقول ہیں تاہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرت مطہرہ پر روشنی ڈالنے والے بہت سے نئے مضامین بھی اِس رسالہ کی زینت ہیں جو حضورؒ کی روح پرور یادوں اور اپنے خدام سے مشفقانہ سلوک کی بھرپور تصویرکشی کرتے ہیں۔ بہت سی تاریخی تصاویر سے مزین، چند نظموں اور خوبصورت مضامین نے اس رسالہ کو ایسے گلدستہ کی شکل دیدی ہے جس کی مہک ہر صفحہ میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ آئندہ چند شماروں میں اِسی خصوصی اشاعت کے مضامین کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاءاللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ 1977ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملا۔ اِس سے کچھ دیر قبل میں نے قادیان میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کیلئے ربوہ پہنچا۔ اِس ملاقات کے فوراً بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دفتر میں پہنچا۔ حضورؒ کے ساتھ پہلی ہی ملاقات میں مجھے یہ احساس ہوا کہ آپ کی شخصیت کس قدر کشادہ طبع اور ناقابلِ یقین طور پر زندہ دِل ہے۔ حضورؒ اکثر محوسفر رہتے اور مصروف زندگی گزارتے۔ آپ کی یہ خصوصیت بھی تھی کہ آپ ملنے والوں پر اور اُنکی شخصیت پر پوری توجہ دیتے۔

آپ اُن دنوں کالے رنگ کی ٹوپی پہنتے تھے۔ یہ کوئی نئی اکڑی ہوئی ٹوپی نہ تھی جیسا کہ عام طور پر ہوتی ہے بلکہ ایک نہایت ہی ڈھیلی اور تھوڑی سی پھٹی ہوئی ٹوپی تھی۔ جسے دیکھتے ہی احساس ہوجاتا تھا کہ یہ ایسا انسان ہے جس کی نظر باطن پر ہے نہ کہ ظاہر پر۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورِ خلافت میں نیشنل قائد تھا اور مجھے یہ سہولت حاصل تھی کہ ہر سال جلسہ سالانہ پر ربوہ جاسکوں اور وہاں ربوہ اور قادیان کے جلسوں میں شرکت کرسکوں۔ یہ جلسے میرے لئے ایک طرح کی ٹریننگ ثابت ہوئے۔ اور انہوں نے میری شخصیت پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے بحیثیت نیشنل قائد جرمنی 1983ء میں علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا جو کہ بیرونِ پاکستان بہترین مجلس کو دیا جاتا تھا۔

جس چیز نے بار بار میرے شوق کو دوبالا کیا وہ شام کے وقت لگنے والی سوال وجواب اور گفتگو کی نشستیں تھیں جو غیرمُلکی وفود کے ساتھ ہوتی تھیں۔ وہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہا کرتی تھیں۔ چونکہ تشنگی باقی رہتی تھی اس لئے مجھے ہمیشہ مزید کی خواہش رہتی تھی۔ اِس پیاس کو بجھانے کے لئے حضورؒ روزانہ سائیکل پر ہمارے پاس تشریف لاتے اور وفد کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ اِن نشستوں میں مَیں اکثر تھک جاتا جبکہ حضورؒ اُسی طرح درمیان میں چاق و چوبند بیٹھے ایک کے بعد دوسرا مضمون بیان کرتے چلے جاتے۔ حضورؒ میں ایک انتہائی قسم کی توانائی تھی جو ہماری سمجھ سے بالا تھی۔ ہم جرمنی سے گئے ہوئے شرکاء گفتگو تھک جاتے اور توجہ بٹ جاتی لیکن حضورؒ اُسی طرح چُست بیٹھے ہوتے اور فرماتے کہ میں تو صبح تک آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں۔ اور یہ اتنی سنجیدگی سے فرماتے کہ ہمیں اُس میں کوئی شک نظر نہ آتا۔

ہمیں اُس وقت بھی حضورؒ کے ہمراہ ہونے کا شرف حاصل ہوتا جب آپ غیراحمدی پاکستانی دوستوں سے محوِ گفتگو ہوتے۔ ہمیں اُن کی گفتگو کی سمجھ تو نہ آتی مگر جو واقعہ بعد میں ہوتا وہ بخوبی سمجھ جاتے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح لوگ بپھرے ہوئے آتے اور حضورؒ اُن کے دلوں کو اپنے لئے جیت لیتے۔ بہت سے لوگوں کے چہروں کے تاثرات مثبت رنگ میں بدلتے دیکھ کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ حضورؒ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی طاقت عطا فرمائی تھی اور آپؒ کے پاس کیسی کیسی دلیلیں تھیں جس سے آپؒ لوگوں کے دلوں میں اُترتے چلے جاتے ہیں۔

1984ء میں بالکل غیر متوقع طور پر مجھے اچانک یہ پیغام ملا کہ حضورؒ نے خاکسار کو امیر جماعت جرمنی مقرر کیا ہے۔ جب مجھے یہ پیغام ملا تو میں دیوار کے ساتھ پُشت لگا کے کھڑا تھا اور یہ سُنتے ہی میں سِرکتے سِرکتے زمین پر بیٹھ گیا اور پھر آہستہ آہستہ مجھے اس ذمہ داری کا احساس ہونے لگا۔ لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ حضور پُرنورؒ نے مجھے اِس وقت کے لئے پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ ہر سال جب بھی میں ربوہ آتا حضورؒ اہم کاموں میں ہمیشہ مجھے شامل فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں حضورؒ میرے سامنے کبھی کبھی ہالینڈ اور جرمنی کا یا جرمنی اور انگلینڈ کا تقابلی جائزہ اس طرح پیش فرماتے کہ دونوں حضورؒ کے ہی گھوڑے ہیں اور کوئی بھی آگے آئے تو حضورؒ کو خوشی ہی ہوگی۔ لیکن اس طرح ایک مثبت مقابلہ ضرور شروع فرمادیتے۔

حضورؒ نے مجھے اکثر ہم سفر ہونے کا شرف بخشا۔ حضورؒ ہمارے ساتھ شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک بغیر کوئی تھکان ظاہر کئے سفر کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً ہر پیٹرول پمپ پر جہاں ہم رکے، نماز کے وقت اذان دے کر حضورؒ کی اقتدا میں نماز ادا کی ہوئی ہے۔ میرے لئے یہ بات بھی ہمیشہ حیران کن رہی کہ کس طرح دوران سفر حضورؒ بیگم صاحبہ کے ساتھ مختلف دکانوں میں بھی جاتے رہے۔ آپؒ کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ دوران سفر گھر کے لئے کچھ نہ کچھ خریداری ضرور کرتے۔ حضورؒ ہمیشہ وہ خریدتے جو اُس علاقے کی مخصوص چیز ہوتی۔ اگر بیگم صاحبہ شریک سفر ہوتیں تو خریداری کے لئے اکھٹے جاتے۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت ہی اچھا لگتا۔ میں غیرشادی شدہ تھا جب میں نے اِس سادگی کا مشاہدہ کیا۔ حضورؒ نے ہمیشہ بیگم صاحبہ کو ایسی تفریحات میں ساتھ رکھا۔ بیشک ہم قافلہ کی صورت میں ہوتے تھے اور باڈی گارڈز بھی حضورؒ کے اردگرد رہتے تھے مگر اِس بات نے آپؒ کو کبھی پریشان نہیں کیا۔ کبھی کبھار تو حضورؒ باڈی گارڈز سے خود بات چیت شروع کردیتے اور اکثر اُن سے خریداری کے بارے میں مشورہ بھی لے لیتے۔ آپؒ نے اپنے باڈی گارڈز کو کبھی بھی محض ایک محافظ کے طور پر نہیں لیا بلکہ وہ آپ کے بہترین دوست تھے۔ آپؒ نے قافلہ والوں کا ہر لحاظ سے خیال رکھا اور ہر موقع پر اِن لوگوں کو مختلف مفید نکات بتائے۔ آپؒ نے کبھی بھی کسی خادم کو نوکر نہیں سمجھا بلکہ ہر وہ شخص جو آپ کی خدمت میں رہا اسے آپؒ نے ہمیشہ اپنا فیملی ممبر سمجھا۔ اس چیز کو ہم نے حضورؒ کے ساتھ سفروں میں خاص طور پر محسوس کیا۔ اسی طرح سے آپؒ کی عادت تھی کہ جس علاقے سے آپ کا گزر ہوتا اس کے متعلق ضرور معلومات لیا کرتے تھے۔

حضورؒ کی عادت تھی کہ نماز پڑھانے کے بعد اکثر ہماری طرف منہ کرکے بیٹھ جایا کرتے تھے اور پھر ہم سے باتیں کرتے۔ آپؒ ان لوگوں کی زندگی کے واقعات اور کہانیاں سناتے جن سے آپؒ پاکستان میں ملے تھے۔ نماز کے بعد مڑکر بیٹھ جانا اور کچھ دیر کے بعد محظوظ ہونے والی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوجانا حضورؒ کا خاصہ تھا اور اسی طرح یہ عادت آپؒ کے اور ہمارے درمیان کمیونیکیشن کا بھی اہم ذریعہ تھا۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ہی حیرت کا باعث بنی رہی کہ کس طرح آپؒ دورانِ گفتگو ساری جماعت کو ساتھ شامل کرلیا کرتے تھے۔

1997ء میں ایک دفعہ مشرقی جرمنی کے دورہ کے دوران ہم چیک ریپبلک میں Karlsbad گئے۔ یہ نہایت ہی دلچسپ سیر تھی۔ حضورؒ ہمیشہ ہی جدّت پسند تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ نئے ممالک اور نئی جگہوں کو دیکھنے اور جاننے کا بے حد شوق تھا۔ وہاں ایک ہوٹل میں ہم نے ٹراؤٹ مچھلی کھائی۔ حضورؒ کھانے سے اس قدر لطف اندوز ہوئے کہ آپؒ نے خود کچن میں جاکر کھانے کے بارے میں ساری معلومات لیں۔ جونہی سفر آگے جاری ہوا ہم ایک پل کے قریب پہنچے تو آپؒ نے فرمایا یہ ہمیں دیکھنا چاہیے۔ پھر معلوم ہوا کہ حضورؒ اکیلے ہی آگے جانا چاہتے ہیں۔ تب آپؒ پیدل چلتے ہوئے پُل کی دوسری جانب ایک چینی کے برتنوں کی دوکان کے اندر گئے اور چند تحائف خریدے۔ یہ بھی میں نے حضورؒ سے سیکھا کہ جب آدمی اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے محبت رکھے تو کن باتوں کی طرف خصوصی دھیان رہنا چاہئے۔ آپؒ تحائف خریدنا بے حد ضروری سمجھتے تھے۔ پھر ہم آگے چل پڑے اور قدرے اونچے ٹیلوں اور پہاڑیوں کے درمیان وادی میں پہنچے جہاں مختلف درجۂ حرارت کے کئی چشمے تھے۔ لوگ ان چشموں کا پانی پینے کے لئے وہاں جاتے تھے۔ ہم نے پھر مختلف چشموں سے پانی بھرکر پینا شروع کیا۔ قریباً 45 منٹ تک حضورؒ اپنی پگڑی، چھڑی اور ایک مگ کے ساتھ ایک کے بعد دوسرے چشمے پر جاتے اور پانی پیتے۔ میں کچھ دیر کے لئے یہ بھی بھول گیا کہ حضورؒ خلیفۂ وقت ہیں۔ صرف یہ محسوس کیا کہ حضورؒ کتنے خوش نظر آرہے ہیں۔

ایک دفعہ میونخ کے سفر میں مجھے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ میں حضورؒ کے ساتھ انکی گاڑی میں سفر کرسکوں۔ گاڑی کے اندر ایک بہت ہی خاص قسم کا روح پرور ماحول تھا اس گاڑی میں بڑی ہی مسحور کن خوشبو تھی۔ سیٹ کے درمیان حضورؒ کے پاس ہمیشہ اپنا پکنک والا تھیلا ہوتا تھا اس میں سے آپؒ نے میرے لئے کافی بھی بنائی۔ اس دوران جب بھی آپ کسی سے بات کرنا چاہتے تو پہلے مجھ سے اجازت لیتے تاکہ دوسروں سے آپ اردو میں بات کرسکیں۔

ایک دفعہ ہم چانسلر ہیلمٹ کوہل (Helmut Kohl) کے سیکرٹری سے ملنے Bonn گئے۔ اُس سے پہلے حضورؒ کی ضیافت کے لئے میں آپؒ کو اپنے والدین کے گھر لے گیا۔ دوران سفر آپؒ نے پوچھا کہ کیا ہمارے پاس میری والدہ کے لئے پھول ہیں؟ چنانچہ ہم نے پھول خریدے۔ والدہ کے ہاں کھانا کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہم سیکریٹری سے ملنے چلے گئے۔ یہ سیکریٹری بعد میں کلچرل منسٹر بنا۔ یہ کافی اچھی ملاقات تھی جس میں دوسرے موضوعات کے علاوہ اسائلم پر بھی کافی اچھی گفتگو ہوئی۔ اِس ملاقات کے نتیجہ میں ہمارے لوگوں کو جرمنی میں اچھی سہولتیں میسر آنے لگیں اور فضا سازگار ہوگئی۔

ایک احمدی بھائی نے حضورؒ کو اپنے گھر دعوت دی۔ یہ ایک مخصوص جرمن دوپہر تھی جس میں کہ جرمن اپنے گھروں کے ٹیرس پر بیٹھ کر کیک کھاتے ہیں۔ ہمارے سامنے پندرہ قسم کے رنگارنگ کیک پیش کئے گئے اور ہر ایک اس انتظار میں تھا کہ حضورؒ کونسا کیک پسند فرمائیں گے۔ لیکن آپؒ نے ہر ایک میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر کھایا۔ بہت ہی پیاری شخصیت تھی حضورؒ کی۔ آپؒ کو کسی چیز کا پابند نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا کہ اب حضورؒ کیا کریں گے۔ آپؒ ہر

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2/اگست 2007ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

فکر کو جمال دیں
حسن بے مثال دیں
مختصر سی زیست کو
نقش لازوال دیں
دل شکستہ روح کو
عزمِ پُرجلال دیں
نفرتوں کے آئینے
شہر سے نکال دیں

صورتحال سے اچھے طریقے سے نکلنے کا فن جانتے تھے۔

جب پکنک ہوتی تو سب سے پہلے یہ دیکھتے کہ کون کون شامل ہے اور پھر کام تقسیم کرتے کہ مثلاً کون کھانا پکائے گا وغیرہ۔ آپؒ ہمیشہ کسی نئے کھیل یا شغل کی انتظار میں ہوتے کہ اب کچھ ہونا چاہئے۔ اس طرح پھر لوگ کبڈی، فٹ بال، بنی پکڑنا یا اسی قسم کی کسی دوسری گیم کا انتظام کر لیتے تھے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو کچھ کرنے کے لئے شوق دلاتے رہتے۔ اس طرح پھر کوئی نظم پڑھ دیتا۔ آپؒ لوگوں سے باتیں کرتے اور پکنک میں جان ڈال دیتے۔ ایک دفعہ ہمیں حضورؒ کے ساتھ Rüdesheim کے ایک سوئمنگ پول میں پکنک کرنے کا موقع ملا۔ آپؒ کی اجازت سے ہم تیرا کی کرنے بھی گئے۔ حضورؒ اکثر ایسے پروگراموں میں ہمارے ساتھ رہے۔ آپؒ نے لوگوں کو ایسے موقعوں پر کبھی شوروغوغا کرنے سے منع نہیں کیا۔ ہم سب نے بہت لطف اُٹھایا اور حضورؒ ہلکے پھلکے مزاح کے رنگ بکھیرتے رہے۔ پکنک میں ہم نے والی بال بھی کھیلا۔ پھر ہم نے نماز پڑھی اور دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

کبھی کبھار آپؒ سختی بھی کرتے تھے۔ ہمارے 1997ء کے سابقہ DDR کے پرگرام میں حضورؒ کو انتظامی کمزوریاں نظر آئیں تو وہاں آپؒ نے قدرے خفگی کا اظہار بھی کیا۔ آپؒ نے آئندہ کے لئے پھر یہ لائحہ عمل بھی جاری کیا کہ جہاں بھی ہم جائیں سارا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہونا چاہئے نہ کہ مرکز کے ذمہ۔ اس لئے حضورؒ نے اس ٹور سے آدھے افراد کو واپس بھجوا دیا۔ حضورؒ نے ہمیشہ ہی فیصلے بلاتاخیر کئے ہیں۔

حضورؒ کو نئے مشاہدات کرنے کا بہت شوق ہوتا تھا۔ ہم نے حضورؒ کو یورپ کیا دکھانا تھا آپؒ تو یورپ کا چپہ چپہ جانتے تھے۔ حضورؒ نے بتایا کہ ایک دفعہ منصبِ خلافت پر سرفراز ہونے سے پہلے میں نے ایک وین کرائے پر حاصل کی تاکہ بمعہ فیملی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ سیر پر جاسکوں۔ مگر آپؒ کی وفات ہوجانے کی وجہ سے پھر مجھے یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ دوبارہ آپؒ جب منصبِ خلافت پر سرفراز ہوئے تو حالات یکسر بدل گئے۔ آپؒ کی خلوت نشینی ختم ہوگئی اور آپ دن رات جماعت کی خدمت میں محو ہو گئے۔

حضورؒ دیوار برلن ٹوٹنے سے قبل بھی سابقہ مشرقی جرمنی گئے تھے۔ وہاں ہم ایک دکان کے پاس سے گزرے جس کی ڈیکوریشن والی الماری میں پرفیوم صابن اور دوسری اشیاء سجائی گئی تھیں۔ حضورؒ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مجھے اندر جا کر کچھ خریدنا چاہئے۔ آپؒ کے اِس ارشاد پر میں دکان کے اندر گیا۔ ان دنوں DDR کی ایسی حالت ہوتی تھی کہ شوکیس کافی چیزوں سے سجا ہوتا لیکن خریدنے کو اصل میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ مجھے بھی یہی جواب ملا کہ بیچنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جب میں نے باہر آکر حضورؒ کو یہ بتایا تو آپؒ نے جواب دیا کہ میں نے DDR کے بارہ میں کتابوں میں بعینہٖ یہی پڑھا تھا اور یہی سچ نکلا۔ ہمارے پاس وقت بہت کم تھا ہم ایک دوسری سڑک میں مڑ گئے۔ پھر حضورؒ نے فرمایا اب ہمیں دعا کر لینی چاہئے اور خاص کر یہ دعا کریں کہ یہ دیوار گر جائے اور اس طرح طرفین کے ملنے سے حالات بہتر ہوں۔ ہم ایک دائرہ کی شکل میں کھڑے ہوگئے اور حضورؒ نے بہت لمبی دعا کروائی۔

ایسے اوقات بھی آئے خاص کر صبح کی سیر کے وقت جب حضورؒ اکیلے چلنا پسند کرتے تھے۔ آپؒ کے آگے اور پیچھے محافظوں کا دستہ تقریباً 100 میٹر کی دوری پر چلتا۔ لندن میں ایک خواجہ گروپ بنایا ہوا تھا۔ بسا اوقات وہ اپنے آپ پر لطیفے سناتے۔ حضورؒ اُن کے ساتھ مُسکراتے اور مزاح کی کلیاں بکھیرتے۔ ایک دفعہ میں نے اِس گروپ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تو حضورؒ نے ارشاد فرمایا: آپ کو کبھی بھی اِن دیوانوں کے گروپ میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔

یہ آپؒ کی شخصیت کا خاص پہلو تھا جس میں آپؒ تنہا رہنا پسند کرتے۔ فرانکفرٹ میں ایک صبح جنگل میں حضورؒ سیر کے وقت اکیلے جانا چاہتے تھے تو ہم اِسی طرح پیچھے کافی فاصلے پر چل رہے تھے۔ میرا بیٹا حضورؒ کے پاس جانا چاہتا تھا۔ تو باڈی گارڈ نے کہا کہ بچے آگے جاسکتے ہیں۔ تب وہ آگے چلا گیا۔ بعد میں حضورؒ نے مجھے بتایا کہ کس طرح مجھے پیچھے سے کسی بچے کے قریب آنے کی چاپ سنائی دے رہی تھی اور جب یہ قریب پہنچا تو اِس نے مجھے پوچھا کہ کیا یہ میری چھڑی اُٹھا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں میں اِسے خود اُٹھا سکتا ہوں۔ اور اکیلا ہونے کے بارہ میں آپؒ نے فرمایا بچے میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہیں وہ بیشک میرے ساتھ ساتھ چلیں لیکن بڑے نہیں۔

آپؒ دوسروں کے لئے بہت حسّاس طبع تھے۔ مثلاً جب کسی شخص کو یہ علم نہ ہوتا کہ وہ اپنے مسئلے کو آپؒ کی خدمت میں کیسے بیان کرے تو یہ بات آپؒ کے لئے پریشانی کا باعث بنتی۔

آپؒ سیر کے لئے ہمیشہ نئے رستوں کا انتخاب فرماتے۔ اور پہلے سے بتا دیتے کہ سیر کا دورانیہ کتنا ہوگا۔ حضورؒ ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد جب دوبارہ صحتیاب ہوئے تو آپؒ نے پھر لمبی سیر شروع کر دی۔ مسجد نُور اور ناصر باغ میں قیام کے دوران آپؒ کی سیر کے مختلف رستے تھے۔ ناصر باغ کی سیر کے دوران ہم سب کو پسینہ آ گیا تھا۔ آپؒ اُن دنوں روزانہ تقریباً آٹھ سے نو کلو میٹر ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ میں کیا کرتے تھے۔ ایک صبح حضورؒ نے سب کا دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔

حضورؒ کا جماعت جرمنی سے ایک خاص تعلق تھا۔ اِس کی ایک وجہ تو جماعت جرمنی کی تجنید تھی اور دوسری یہاں کے احمدیوں کی قربانی کا جذبہ۔ آپؒ نے ہمیشہ اِس بات کا ذکر کیا کہ اُنہیں یہاں کے پاکستان والے خوش کن ماحول اور روح پرور فضا کی وجہ سے یہاں آنا بہت خوشگوار لگتا تھا۔ حضورؒ نے خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف ہمیشہ زور دیا۔ حضورؒ صرف جماعت جرمنی کی دفتری رپورٹ پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو ہمیشہ علم ہوتا تھا کہ مُلکی حالات اِس وقت کیسے ہیں۔ آپؒ جب بھی اجتماعات پر تشریف لاتے تو اپنا بہت سارا قیمتی وقت ہم کو نوازتے۔ مثلاً معائنہ اجتماع یا جلسہ کے دوران گہرائی سے ہر شعبہ کا معائنہ فرماتے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتے۔ معائنے پر تین تین گھنٹے لگتے تھے۔ یہ کوئی روایتی معائنے نہیں ہوتے تھے بلکہ کہیں زیادہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت تھی کہ اُن لوگوں کو جن پر پہلے بارِ ذمہ داری ڈالا نہیں گیا تھا تکنیکی باتوں سے اور مخصوص صلاحیتوں سے منوّر کیا جائے۔ حضورؒ نے شعبہ ضیافت کو خاص ہدایت کی ہوئی تھی کہ کونسے وقت میں کونسا کھانا پکایا جانا چاہیے۔ مثلاً دال صرف دوپہر میں پکے لیکن شام کو نہیں۔ معائنہ کے دوران بازار میں مختلف دکانوں سے بھی کھانے کی چیزیں چیک کرتے۔ حضورؒ نے کبھی بھی زیادہ نہیں کھایا۔ آپؒ ہمیشہ اپنی تھالی میں کم ڈالتے اور ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہم بھی کم ہی ڈالتے اور نتیجۃً پیٹ بھر کر نہ کھا سکتے جو بالآخر ہمارے لیے ہی بہتر ہوتا۔ حضورؒ کھیل کے مقابلہ جات دیکھنے کے لئے بڑی گرمجوشی دکھاتے۔ اور پوچھتے کہ کونسی ٹیم کب کھیلے گی۔ آپؒ کو یہ بھی علم ہوتا کہ کونسی ٹیمیں سخت ہیں اور کونسی کمزور۔ اور آپؒ خاص خاص مقابلہ جات کو دیکھنے کی خواہش بھی کرتے۔ اگرچہ کبڈی کے علاوہ دوسرے مقابلہ جات بھی مثلاً فُٹ بال اور والی بال کے میچ بھی حضورؒ دیکھتے تھے۔ حالانکہ آپؒ کو اِن کھیلوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی وقت نکالتے اور وہاں اپنی حاضری سے سرفراز فرماتے۔

مجالس سوال و جواب میں لوگوں پر حضورؒ کی شخصیت کا جادو چھا جاتا۔ حضورؒ ہمیں اکثر اپنی نوجوانی کے واقعات بتایا کرتے تھے جن میں ایک واقعہ اُن دنوں کا ہے جب آپؒ یونیورسٹی میں طالب علم تھے۔ آپؒ نے دوسروں کو یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ الفاظ کے بغیر بھی گفتگو کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ جسے پیراسائیکالوجی Parapsychology (ماورائے نفسیات) کہتے ہیں۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ لوگ کس طرح بیٹھے بیٹھے آپؒ کے ہم خیال ہو جاتے۔ مہمان آپؒ کے جوابات ذہن نشین کرتے جاتے۔ جب حضورؒ بوزنین، البانین، جرمن اور دوسرے لوگوں سے اکٹھی گفتگو فرماتے تو آپؒ کو ہمیشہ علم ہوتا کہ اب کس انداز میں گفتگو کرنی بہتر ہے۔ اُن میں چاہے کوئی غصے والا ہوتا یا کوئی اَور۔ سب محظوظ ہوتے۔ یہ بات حیران کُن تھی کہ حضورؒ ہر قسم کے حالات کو اپنے حق میں کر لینے کا فن رکھتے تھے۔

آپؒ نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ مہمانوں کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہوتا ہے۔ اِس لئے جب بھی مہمان آئے تو آپؒ اِن کی مہمان نوازی کے لئے ہمیشہ مصروف نظر آئے۔ میں نے کبھی بھی اس طرح آئے ہوئے مہمانوں کا اتنا خیال نہیں رکھا۔ حضورؒ انہیں دروازے میں آکر خوش آمدید کہتے اور اُن کو پورا وقت دیتے۔ اُن کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ اُن سے باتیں کرتے اور انکی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے حتیٰ کہ بوقتِ الوداع اُنکی گاڑی تک آتے۔ اور اگر بارش ہوتی تو چھتری لے کر اُن کو گاڑی تک چھوڑنے کے لئے ساتھ آتے۔ آپؒ کو اپنے اِن فرائض کی انجام دہی سے کوئی بھی غافل نہ کر سکا۔ حضور اقدسؒ نے ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھا کہ مہمانوں کو تحائف بھی ملیں۔ ایک نہایت چھوٹی سی توجہ۔ لیکن مہمانوں نے کبھی بھی اِس کو منفی انداز میں نہیں دیکھا۔ کیونکہ حضورؒ یہ تحائف بڑی سادگی اور پیارے انداز میں دیتے تھے۔

اور مجالسِ عرفان تو ایک فیملی ملاقات کی طرح ہوتی تھیں۔ حضورؒ نے ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا کہ ہر کوئی آپؒ کے جادو میں جکڑا گیا تھا۔ ایک لمحے میں مزاح ہوتا تو دوسرے ہی لمحے آپؒ سنجیدہ ہوتے۔ یہ ایک ایسا ماحول تھا جس میں محبت اور اجتماعیت پنپ رہی تھی۔ ہمارے خلیفہؒ ایسے ہیرے کی مانند تھے جس سے ہر قسم کی روشنی پھوٹتی تھی۔ جب حضورؒ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو دوسروں سے ممتاز ہو کر نہ بیٹھتے۔ آپؒ عین درمیان میں ایسے بیٹھتے تھے جیسے آپؒ سب کا حصّہ ہوں۔ حضورؒ نے ہمیں تالی بجانے کے متعلق بتایا کہ جب کوئی خاص موقع ہو اور ہم بہت خوش ہوں تو ہمیں تالی نہیں بجانی چاہیے کیونکہ یہ ایک فنکار اور ناظرین کے درمیان فاصلہ پیدا کر دیتی ہیں۔

حضورؒ نے ہمیں بار بار یہی فرمایا کہ ہماری جماعت عیسائی دنیا کے مقابلہ میں بیشک چھوٹی ہے لیکن یہ سوچ کر ہم اپنے فوجی (مربیان) تیار کرنے چھوڑ نہیں سکتے۔ آپؒ نے فرمایا ہمیں آفیسر بنانے چاہئیں۔ اِس کی مثال دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنوں کی ملتی ہے۔ اُس وقت جرمن حکومت کو بڑی آرمی رکھنے کی اجازت نہ تھی تو اُنہوں نے زیادہ آفیسر تیار کرنے کی طرف توجہ شروع کر دی۔ بعینہٖ ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔

آپؒ نے ہمیشہ اِس بات کو بہت زیادہ اہمیت دی کہ داعی الی اللہ تیار کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تبلیغی سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر آپؒ نے ہمیں تبلیغی ٹارگٹ دینے شروع کیے اور اِن ٹارگٹس کو ہم نے کم وبیش پورا کیا۔ بوزنیا اور بالکان کی جنگ کے بعد جرمنی میں ہر طرف مسلمان گھومتے پھرتے نظر آتے تھے جن کے سر پر سایہ نہ تھا۔ وہ لوگ جو پیدا تو مسلمان ہوئے لیکن اسلام سے واقف نہ تھے۔ جب اِن کو ہم سے تعارف ہوا تو اِن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اِن لوگوں کی خوشی کو دیکھ کر ہم بھی بہت خوش تھے اور بغیر سوچے سمجھے کہ تربیت کے بغیر ہمارا کوئی کام آگے نہیں بڑھے گا ہم نے جوق در جوق اِن کو جماعت میں شامل کرنا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اِن لوگوں نے سنجیدگی سے اِن تعلیمات کو نہ لیا۔ جس سے حضورؒ نے ہمیں پہلے سے خبردار کر دیا تھا۔ یہ لوگ واپس گھروں کو لوٹے تو اِنہوں نے پھر سے شراب نوشی شروع کر دی اور اپنی پُرانی رسم وروایات کو جاری رکھا۔ اِن کا رہن سہن بالکل غیر اسلامی طرز کا تھا۔ کوئی پردے کا انتظام نہیں تھا اور کسی نے اِن کو یہ سکھانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ جب دس ہزار افراد اکٹھے جماعت میں شامل ہوں گے تو لازمی بات ہے اِن کو سنبھالنا مشکل ہوگا۔ حضورؒ نے فرمایا مجھے یہ پہلے سے علم تھا۔ ہمیں چاہیے تھا کہ اِن لوگوں کو کم ازکم جماعت کا لٹریچر ہی بہم پہنچاتے تاکہ اِن کو جماعت کی بنیادی تعلیمات سے ہی آگاہی ہوتی۔ کم ازکم یہ ہم سے وہ علم حاصل کر لیتے جو یہ لوگ غیروں کی دسترس میں ہوتے ہوئے کبھی بھی ہم سے نہ حاصل کرتے۔ اور وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ اُن ممالک میں جہاں سے پناہ گزین آئے تھے ہماری جماعت قائم ہوگئی۔ گو اِن جماعتوں نے آہستہ آہستہ ترقی کی لیکن مسلسل کی۔ اور اِن ممالک میں آج ہماری پہچان ہے۔ لوگ ہمارا لٹریچر پڑھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ملے گا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/جولائی 2007ء میں مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

ضبطِ احوال سوچتے ہوں گے
اب تو بس خواب سلسلے ہوں گے
مالکانِ جہانِ سرداری
برسرِ دار سج گئے ہوں گے
چاند جب تھال میں سجا ہوگا
سر ندامت سے جھک گئے ہوں گے
سر کٹائے جہاں شہیدوں نے
پھول ہی پھول کھل اُٹھے ہوں گے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
12th June 2009 – 18th June 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 12th June 2009

00:00 MTA World News, Tilawat & MTA News
00:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th July 1995.
02:00 Al Maaidah: a culinary programme.
02:20 Dars-e-Malfoozat
02:40 MTA World News
03:00 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 270, recorded on 22nd September 1998.
04:00 Real Talk, Real Stories, Real Issues – A talk show discussing social issues that affect today's youth.
04:55 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Nigeria, West Africa.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 20th January 2008.
08:05 Le Francais c'est Facile – Lesson no. 53.
08:30 Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:20 Reply to Allegations: an Urdu talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 26th January 1994.
10:00 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:15 Tilawat
13:30 Dars-e-Hadith & MTA News
14:20 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
15:50 Friday Sermon [R]
17:05 Jalsa Salana Ghana 2004: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 18th March 2004.
18:00 MTA World News
18:15 Le Francais c'est Facile [R]
18:35 Arabic Service
20:40 MTA International News
21:15 Friday Sermon [R]
22:30 American Museum of Natural History
23:10 Reply to Allegations [R]

Saturday 13th June 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:20 Le Francais c'est Facile [R]
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th July 1998.
02:55 MTA World News
03:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 12th June 2009.
04:20 American Museum of Natural History [R]
04:55 Persecution
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Lajna Imaillah UK Ijtema 1995: A Question and Answer session held in the presence of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on 9th July 1995. Part 1.
08:10 Ashab-e-Ahmad
08:45 Friday Sermon: Recorded on 12th June 2009.
09:50 Indonesian Service
10:50 French Service
11:15 Calling All Cooks
11:45 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
12:45 Bangla Shomprochar
13:45 Live Intikhab-e-Sukhan
14:45 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 6th June 2009.
15:55 Rah-e-Huda
16:55 Lajna Imaillah UK Ijtema 1995 [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:15 Friday Sermon [R]

Sunday 14th June 2009

00:20 MTA World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th July 1998.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:05 MTA World News
03:30 Friday Sermon
04:30 Real Talk, Real Stories, Real Issues
05:30 Calling All Cooks
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 12th January 2008.
07:40 Food For Thought
08:15 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 7th March 2008.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Learning Arabic
13:00 Bengali Reply to Allegations
14:05 Friday Sermon
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 12th January 2008.
16:30 Food For Thought
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 2.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
21:35 Friday Sermon [R]
22:40 Huzoor's Tours [R]

Monday 15th June 2009

00:20 MTA World News
00:35 Tilawat & MTA News
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th July 1998.
02:25 Friday Sermon: recorded on 12th June 2009.
03:25 MTA World News
03:50 Food For Thought [R]
04:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 2.
05:25 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's Class with Huzoor recorded on 3rd May 2009
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 41.
08:20 Medical Matters: an English health programme
09:00 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 29th December 1997.
10:10 Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 24th April 2009.
11:00 Khilafat Jubilee Quiz
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: Recorded on 4th July 2008, from Canada.
14:55 Khilafat Jubilee Quiz [R]
16:00 Children's Class with Huzoor [R]
16:50 French Mulaqa'at [R]
18:00 MTA World News
18:00 Arabic Service
19:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st July 1998.
20:30 MTA International News
20:45 Medical Matters [R]
21:10 Children's Class [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 16th June 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson 42.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st July 1998.
02:30 MTA World News
02:45 Friday Sermon: Recorded on 4th July 2008.
03:40 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 29th December 1997.
04:45 Medical Matters
05:10 Khilafat Jubilee Quiz
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 10th May 2009.
08:10 Lajna Imaillah UK Ijtema 1995: A Question and Answer session held in the presence of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on 9th July 1995. Part 2.
09:00 Hadhrat Khalifatul Masih I – An English discussion on the life of the first Khalifa.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on 25th July 2008.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Lajna Imaillah UK Ijtema: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th November 2006.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:10 Lajna Imaillah UK Ijtema 1995 [R]
17:00 Hadhrat Khalifatul Masih I [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:25 Friday Sermon
20:25 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:05 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 17th June 2009

00:05 MTA World News
00:20 Tilawat & MTA News
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd July 1998.
02:05 Hadhrat Khalifatul Masih I
03:00 MTA World News
03:15 Learning Arabic – Lesson no. 16
04:00 Lajna Imaillah UK Ijtema 1995
05:05 Lajna Imaillah UK Ijtema Address
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor recorded on 1st December 2007.
07:55 Holy Quran Seminar
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
10:15 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:00 Tilawat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st February 1986.
14:40 Holy Quran Seminar
15:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:40 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd July 1998.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:00 Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Hafiz Muzaffar Ahmad. Recorded on 26th July 2003 at Jalsa Salana UK.
22:30 Holy Quran Seminar
23:25 From the Archives [R]

Thursday 18th June 2009

00:20 MTA World News
00:35 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Holy Quran Seminar
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd July 1998.
02:55 MTA World News
03:10 From the Archives [R]
04:05 Calling All Cooks
04:30 Holy Quran Seminar
05:25 Jalsa Salana Speeches [R]
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 Al Maaidah: a culinary programme.
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 24th November 2007.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994.
09:10 Real Talk, Real Stories, Real Issues
10:10 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:35 Al Maaidah [R]
13:00 Friday Sermon recorded on 12th June 2009
14:10 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 271, recorded on 23rd September 1998.
15:15 Inauguration of Darul Barakat: a reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on the occasion of the inauguration of Darul Barakat Mosque, Birmingham.
16:55 English Mulaqa'at [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Real Talk, Real Stories, Real Issues [R]
21:35 Tarjamatul Quran Class
22:35 Dars-e-Malfoozat
22:55 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 05 June, 2009 Issue No. 23

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مجالس میلاد النبیؐ اور رشید احمد صاحب گنگوہی

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو دیو بندی مذہب میں بانیٔ اسلام کا ثانی کہا جاتا ہے۔گنگوہی صاحب سے محمد محمود علی خان صاحب بہادر والیٔ ریاست چھتیاری کے فرزند نواب کنور عبدالصمد خان نے مجلس میلاد النبیؐ کے متعلق استفسار کیا جس پر انہوں نے فتویٰ دیا کہ:

’’یہ محفل چونکہ زمانہ فخر عالم علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہ الرحمۃ میں نہیں ہوئی اس کا ایجاد بعد چھ سو سال کے ایک بادشاہ نے کیا۔اس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں لہذا یہ مجلس بدعت ضلالت ہے‘‘۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 132ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی)

سیرت النبیؐ کے مبارک جلسے اور احراریوں دیوبندیوں کا شرمناک محاذ

یہ عجیب بات ہے کہ ہر قسم کی بدعات سے خالی اور خالصۃً آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مبارک تذکرہ پر مشتمل جماعت احمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والے سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے خلاف معاندین احمدیت کی طرف سے شرمناک محاذ قائم ہوئے ہیں حالانکہ اس میں کوئی بدعت نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ارفع شان، اخلاق عالی ،خدا سے کمال عشق اور مخلوقات پر رحمت وشفقت کا روح پرور تذکرہ ہوتا ہے جس سے آنحضور ﷺ کے ساتھ والہانہ عشق پیدا ہوتا ہے اور آپؐ کے عالمی احسانات پر ہر لحہ آپؐ پر درود بھیجنے کی باطنی تحریک ہوتی ہے۔اس آفاقی تحریک کے نتیجہ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں غیر مسلم معززین کے دلوں میں شہ لولاک رسول اللہ ﷺ کی عقیدت جاگزیں ہوئی جس کا انہوں نے تحریر یا تقریر کے ذریعہ برملا اظہار کیا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ امن عالم اور دنیا میں باہمی محبت والفت پیدا کرنے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔غرضیکہ یہ ایک واحد مسلمہ عالمی پلیٹ فارم ہے جو اقوام عالم کے قلوب کی تسخیر اور عشق رسول کے پھیلانے کا سرچشمہ ثابت ہو رہا ہے۔1928ء میں پہلے جلسہ سیرت النبیؐ سے متعلق چند افکار و تأثرات ملاحظہ ہوں۔

’’اگر شیعہ وسنی اور احمدی اسی طرح سال بھر میں دو چار مرتبہ اسی طرح جمع ہو جایا کریں تو پھر کوئی قوت اسلام کا مقابلہ اس ملک میں نہیں کر سکتی‘‘۔

(اخبار ’مشرق‘ گورکھپور۔21/جون 1928ء)

’’اگر برادران وطن اسی طرح اسلامی جلسوں میں پیغمبر اسلام کے کمالات اور پاک زندگی کی فضیلت ظاہر کرتے رہے تو جملہ مذاہب میں یگانگت پیدا ہو جائے گی‘‘۔

(اخبار ’فجر اودھ‘ بحوالہ الفضل 3/جولائی 1928 صفحہ 7)

’’اگر اس قسم کے لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری رکھا جائے تو مذہبی تنازعات وفسادات کا فوری انسداد ہو جائے‘‘۔(اخبار ’کشمیری‘ لاہور۔28/جون1928ء)

’’ہم اس شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ مدظلہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب وغریب سبق دیا ہے‘‘۔

(اردو اخبار ناگپور۔5/جولائی 1928ء)

اس مبارک تحریک کے خلاف مخالف احمدیت دیو بندی علماء نے ابتدا ہی سے شرمناک محاذ قائم کر رکھا ہے ۔جس پر دہلی کے اخبار ’’پیشوا‘‘ 8/جولائی 1928ء نے غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ:

’’17/جون کو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام تمام ہندوستان میں فخر کائنات کی سیرت پر ہندوستان کے ہر خیال اور ہر طبقہ کے باشندوں نے لیکچر دیئے اور خوشی کا مقام ہے کہ مسلمان اخبارات نے سوائے ’’زمیندار‘‘، ’’الجمعیۃ‘‘ اور ’’الانصار‘‘ نے متفقہ طور پر ان جلسوں کی کامیابی میں حصہ لیا۔مگر افسوس کہ علماء دیوبند نے ذکر رسول کی مخالفت اس لئے کی کہ ان کو قادیانی عقائد سے اختلاف ہے۔نیز دیوبندی عالم مولوی کفایت اللہ کی اس مذبوحی حرکت کا بطور خاص ذکر کیا کہ:

’’جب ایک قادیانی بھائی نے دہلی کے جلسہ کی صدارت کے لئے درخواست کی اور مولانا نے انکار کیا تو انہیں قادیانی بھائی نے عرض کیا کہ جناب ہم کو کافر سمجھ کر جلسہ کی صدارت اس طرح قبول کر لیجئے کہ اپنے معتقدات کے خلاف کسی کو اجازت نہ دیجئے۔اس معقول درخواست کا جواب مفتی صاحب نے یہ دیا کہ ’’مَیں آپ کے جلسہ میں کسی حال میں شریک نہ ہوں گا‘‘۔

پاکستان میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ پر پابندی

متحدہ ہندوستان کے زمانہ اور پھر قیام پاکستان کے بعد بھی آج تک احراری اور دیوبندی حلقوں نے اسی طرح جلسوں کا بائیکاٹ بلکہ اس کی تخریب کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔تحقیقاتی عدالت 1953ء کی رپورٹ کے صفحہ 26 پر سیرت النبیؐ کے جلسوں کی رکاوٹ کا ذکر موجود ہے۔ڈیرہ اسماعیل خان، رحیم یار خان اور میانوالی اور لیّہ کے جلوس پر پابندی لگنے کا تو مَیں عینی شاہد ہوں۔رحیم یار خان کے مجوزہ جلسہ سیرت النبیؐ میں شمولیت کے لئے خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، حضرت شیخ مبارک احمد صاحب تشریف لے گئے ۔ضلع کے احمدی مخلصین بھی پہنچ گئے مگر احراریوں کی مخالفت کے باعث جلسہ منسوخ کرنا پڑا جس پر خاکسار نے حضرت مولانا شمس صاحب کی اجازت سے ’’جلسہ سیرت النبیؐ سے شدید خطرہ‘‘ کے زیر عنوان ایک پمفلٹ لکھا جس میں بتایا کہ احراری ملاؤں کو شہر میں خباثت کے اڈوں ،سینما گھروں اور میخانوں سے تو کوئی خطرہ نہیں اگر خطرہ ہے تو جماعت احمدیہ کے جلسہ سیرت سے جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں آنحضورؐ کی بے مثال شان اور اخلاق فاضلہ اور بنی نوع سے بے پایاں محبت والفت کا ذکر کیا جانا مقصود تھا۔پمفلٹ میں ان تحریرات کے بعض نمونے بھی دیئے اور یہ پمفلٹ راتوں رات چھپ کر صبح سٹیشن اور شہر کے دوسرے مقامات پر بکثرت تقسیم کر دیا گیا۔

احرار اور ان کے ’’امیر المومنین‘‘ کی سیرت النبیؐ سے دشمنی کے نتیجہ میں اپریل 1984ء یعنی 22 سال سے پورے پاکستان میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ پر مکمل پابندی ہے جسے ظالم احراری مُلّا اپنی بدبختی اور سیاہ باطنی کے باعث تحفظ ختم نبوت سے تعبیر کرتے ہیں۔

✧✧✧✧✧

جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے

Leipzig میں منعقد ہونے والی کتابوں کی نمائش میں شرکت

(رپورٹ:ڈاکٹر راشد نواز ۔جرمنی)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت Leipzig کو ہر سال لائپزگ میں منعقد ہونے والی سالانہ کتابوں کی نمائش میں جماعت کے طرف سے اسٹال لگانے کی توفیق ملتی ہے۔امسال اس نمائش کے لئے چار دن مورخہ 12 مارچ سے 15 مارچ مقرر کئے گئے تھے۔

لائپزگ کی اس نمائش میں کل چار بڑے ہال استعمال ہوتے ہیں جن کے داخلی اور خارجی دروازوں کے دائیں بائیں دیواروں پر ہر کوئی مفت میں اپنے پوسٹر لگا سکتا ہے۔پچھلے سالوں میں ہم مختلف کتب کے سرورق کی رنگین کاپی کروا کر ان دیواروں پر لگایا کرتے تھے۔امسال اس ضمن میں ایک نیا تجربہ یہ کیا گیا کہ جماعت کا لٹریچر جو کافی تعداد میں موجود ہے اسے ان دیواروں پر لگایا گیا۔اور ہر دروازے کے دائیں اور بائیں بڑی تعداد میں یہ بروشر لگائے گئے۔اسی طرح مرکز سے ملنے والے بڑے بڑے پوسٹرز بھی لگائے گئے۔

لائپزگ میں کتابوں کے اس میلے میں ہر سال بہترین کتاب، بہترین ترجمہ کرنے والے اور بہترین لکھاری کا انعام بھی دیا جاتا ہے۔اس مقصد کے لئے ہر اسٹال لگانے والے کو ہر کیٹیگری میں تین تین کتب مقابلے کے لئے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔یہ کتب ایک جیوری کے سامنے پیش ہوتی ہیں جو کہ ان میں سے انعام کے قابل کتب اور لکھاریوں کا انتخاب کرتی ہے۔امسال اس ضمن میں بھی پہلی مرتبہ کل چار کتب تجویز کی گئیں لیکن امسال ہم کسی بھی کیٹیگری میں انعام کے لئے منتخب نہیں ہوئے۔

12/مارچ کو صبح 10 بجے نمائش کا افتتاح ہوا۔مکرم ہدایت اللہ صاحب ہر سال اس نمائش میں خاص طور پر فرینکفرٹ سے شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔اس روز ایک محتاط اندازے کے مطابق کل 4 ہزار کتب وکتابچے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔اور تقریباً ایک ہزار افراد اسٹال پر تشریف لائے۔

14 مارچ کو اسٹال پر رش بہت زیادہ ہو گیا تھا اس روز نمائش میں آنے والوں کی تعداد باقی سب دنوں سے زیادہ تھی۔اس روز اندازاً 8 ہزار کتب وکتابچے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔اور تقریباً دو ہزار افراد اسٹال پر تشریف لائے۔

15 مارچ بروز اتوار کو بھی اسی طرح اسٹال لگایا گیا۔اس روز صبح کے وقت کم رش تھا لیکن 12 بجے کے بعد کافی لوگ تشریف لائے۔اس روز ایک مذہبی فورم میں اسلام اور اسلام کی خصوصیات پیش کرنے کا موقع بھی ملا جس کو کافی لوگوں نے دلچسپی سے سنا۔یہ ایک سوال وجواب کی طرز پر ڈسکشن تھی جو کے خاکسار اور ہدایت اللہ صاحب کے درمیان ہوئی۔اس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب نے اپنے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا اسی طرح اسلام میں امن کی تعلیم بیان کی گئی۔احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد پیش کیا گیا۔آخر میں پبلک کو سوال وجواب کا موقع دیا گیا جس میں کچھ لوگوں نے سوال کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔یہ پروگرام بھی اس طرح پہلی مرتبہ اس نمائش میں کیا گیا۔اور صبح 10:30 بجے سے لے کر 11:30 بجے تک ایک گھنٹہ جاری رہا۔اس کے بعد احباب کو اسٹال پر آنے کی دعوت بھی دی گئی۔اس روز بھی اندازاً 2 ہزار افراد کو لٹریچر تقسیم کیا گیا اور تقریباً 8 ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

چاروں دن اسٹال پر حق کے متلاشیوں کا تانتا بندھا رہا۔اور تقریباً صبح سے شام تک ڈسکشن چلتی رہتی تھیں۔کچھ افراد نے اپنے ایڈریسز بھی دیئے۔امسال میلے پر آنے والے افراد کی کل تعداد 147000 رہی۔اور ان میں سے بہت سے ایسے افراد تھے جنہوں نے نہ تو کوئی کتب لیں اور نہ کوئی سوال وجواب کیا لیکن ہمارے اسٹال کے سامنے سے ضرور گزرے۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے دل کھولے اور یہ قوم بھی جلد اسلام کی طرف آجائے آمین۔

اس نمائش کے لئے ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً 34 ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔اور کل 230 یورو کی کتب فروخت کی گئیں۔

✧✧✧✧✧✧

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد